عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۲۵ ذوالحجہ تا ۲ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اگست ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۳۱

طلبِ عافیت
ایک جامع دعا

قادیانیوں کے بارہ سوالات کے جوابات

سالانہ ختمِ نبوت کورس کراچی

مرزائیوں کے شبہات و وساوس

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

انشورنس میں انویسٹمنٹ

س:……ایک انشورنس کمپنی کی انویسٹمنٹ ہے جس میں ہر مہینے دس سال تک ایک ہزار روپے جمع کرنا ہوتا ہے، جس کا ٹوٹل ایک لاکھ بیس ہزار بنتا ہے اور دس سال بعد یہ ڈبل ہوکر واپس ملے گا، یعنی دو لاکھ چالیس ہزار۔ کیا یہ انشورنس کروانا جائز ہے یا نہیں؟

ج:…… انشورنس سود اور جوئے کا مجموعہ ہے۔ انشورنس کمپنیاں لوگوں سے رقم وصول کرنے کی خاطر مختلف پالیسیاں بناتی ہیں اور طرح طرح سے لالچ دیتی ہیں، لوگوں سے رقم لے کر یہ سودی کاروبار میں لگا دیتی ہیں اور اس پر جو سود ملتا ہے، وہی سود رقم دینے والوں میں رقم کی مناسبت سے تقسیم کردیتی ہیں۔ اس لئے انشورنس کمپنی میں انویسٹمنٹ کرنا حرام ہے اور اس پر ملنے والا منافع خالص سود ہے۔

س:……ایک آدمی نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو ایک بکرا صدقہ کروں گا، اب اگر اس کا کام پورا ہوجاتا ہے تو بکرا لے کر صدقہ کرنا ہی ضروری ہوگا یا بکرے کی قیمت بھی صدقہ کی جاسکتی ہے؟

ج:…… اگر اس کے پاس بکرا موجود تھا اور متعین کرکے نیت کی تھی تو اسے صدقہ کرنا ضروری ہوگا اور اگر متعین نہیں کیا تھا یا موجود ہی نہیں تھا تو پھر بکرے کی قیمت مارکیٹ ریٹ کے مطابق معلوم کرکے صدقہ کرسکتے ہیں اور منت کی رقم یا کوئی چیز صرف غرباً فقراً جو مستحق زکوۃ ہوں ان پر ہی خرچ کرسکتے ہیں، خود یا غنی اور مال داروں کو اس میں سے کھانا جائز نہیں۔

س:……ایک عورت حاملہ تھی جس کے شوہر کا انتقال ہوگیا، اب وہ عدت کیسے گزارے گی؟ موت کی عدت پوری کرے یعنی چار مہینے دس دن یا وضع حمل والی عدت پوری کرے یا دونوں عدتیں پوری کرے؟

ج:…… حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے، جیسے ہی بچہ کی ولادت ہوگی اس کی عدت پوری ہوجائے گی۔

س:……جس طرح عدت وفات میں عورت خوشبو، میک اپ، نئے کپڑوں کا استعمال اور زیب وزینت نہیں کرسکتی تو کیا طلاق کی عدت میں بھی اسی طرح کرنا ہوگا؟

ج:…… طلاق رجعی میں جس میں شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے، مطلقہ عورت کے لئے زینت اختیار کرنا مستحب ہے، تاکہ شوہر مائل ہوجائے اور رجوع کرلے۔ طلاق رجعی کے علاوہ دیگر طلاقوں میں مطلقہ کو بناؤ سنگھار کرنے کی اجازت نہیں اور عدت وفات میں بھی یہی حکم ہے۔

س:……کیا زندگی میں اپنی نمازوں کا فدیہ دے سکتے ہیں، اس ڈر سے کہ پتہ نہیں بعد میں وارث دیں یا نہ دیں؟

ج:…… نماز کا فدیہ زندگی میں ادا کرنا درست نہیں، بلکہ قضا نمازوں کو ادا کرنا واجب ہے اور وصیت کردینا بھی ضروری ہے کہ میرے ذمہ اتنی نمازیں باقی ہیں، ان کا فدیہ ادا کردیا جائے، تو ورثاء کے ذمہ لازم ہوجائے گا کہ وہ ایک تہائی مال میں سے آپ کا فدیہ ادا کردیں، باقی دو تہائی مال میں ورثاء کا حق ہوگا اور اگر آپ نے مال نہیں چھوڑا یا وصیت نہیں کی تو پھر ورثاء کے ذمہ کچھ بھی لازم نہیں ہوگا، چاہیں تو اپنی خوشی سے دے دیں، چاہیں تو نہ دیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۹ ۲۵رذوالحجہ تا۲رمحرم الحرام ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۶تا۲۲راگست ۲۰۲۰ء شمارہ:۳۱

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

فتنۂ قادیانیت کی ابتدا اور اس کے ارتقائی مراحل	۴	محمد اعجاز مصطفی
خلیفۂ ثانی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۶	مولانا عبدالمنان معاویہ
طلب عافیت.... ایک جامع دعا	۱۰	مولانا غلام مصطفی مدظلہ
مرزائیوں کے شبہات اور وساوس!	۱۴	مولانا مفتی احمد ممتاز مدظلہ
قادیانیوں کے بارہ سوالات کے جوابات	۱۷	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
سالانہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس، کراچی	۲۲	ضبط و ترتیب: مولانا محمد قاسم
خبروں پر ایک نظر	۲۵	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

فتنۂ قادیانیت کی ابتدأ

اور اس کے ارتقائی مراحل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ و سلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر میں اسکول، کالج، یونیورسٹی اور مدارس دینیہ کے طلبا کے لئے پانچ روزہ ’’تحفظ ختم نبوت کورس‘‘ رکھا گیا، جس میں تین سو کے قریب افراد نے حصہ لیا، اس کی ایک نشست میں راقم الحروف نے بھی ’’فتنۂ قادیانیت کی ابتدأ اور اس کے ارتقائی مراحل‘‘ کے عنوان سے کچھ گزارشات پیش کیں، انہیں کو اداریہ کے طور پر قارئین ہفت روزہ کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔

مسلمانوں نے برصغیر میں آٹھ سو سال حکومت کی، انگریز نے چال بازی سے ہندوستان پر قبضہ کیا اور اس نے ڈیڑھ سو سال حکومت کی۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں سے یہ حکومت چھینی تھی تو مسلمان جذبۂ جہاد سے معمور تھے، انگریز اس سے پریشان تھا، تو اس نے ایک وفد برطانیہ سے برصغیر بھیجا کہ یہاں کے حالات کا جائزہ لیں، ہم مزید ان پر کس طرح قابو پا سکتے ہیں؟ یا مسلمانوں کی اس قوت کو کس طرح منتشر کر سکتے ہیں؟ وفد آیا، اس نے یہاں کے حالات کا جائزہ لیا، تو اس نے رپورٹ دی کہ یہاں روحانیت کا بڑا چرچا ہے، یہاں کے لوگ اہل اللہ کی بڑی قدر کرتے ہیں، کوئی روحانی شخصیت یہاں کھڑی کی جائے، اس طرح مسلمان منتشر ہو سکتے ہیں۔ اب انہوں نے کہا کہ اس ڈھب کا آدمی کہاں سے لایا جائے؟ مرزا غلام احمد قادیانی کا باپ اور چچا انگریز کے وفادار تھے۔ مرزا نے خود لکھا ہے کہ اس کے باپ نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کے خلاف پچاس گھوڑے مع ساز و سامان انگریز کو پیش کیے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے باپ کی پنشن لینے گیا، سات سو روپے (اس دور کے) تھے جو انگریز سے ملتے تھے، پنشن لی اور مرزا امام دین اور یہ مل کر عیاشی بدمعاشی کرتے رہے، پیسے ختم ہو گئے، شرم ساری کی وجہ سے گھر نہیں جا سکا تو یہ سیالکوٹ آیا اور یہاں کچہری میں کلرک بنا، پندرہ روپے اسے تنخواہ ملتی تھی تو یہیں ایک پادری آیا اور اس نے اس سے ملاقات کی، ادھر حکیم نورالدین جو مرزا قادیانی کا پہلا خلیفہ بنا ہے، یہ بھی انگریز کا جاسوس تھا، جو طبیب کے بھیس میں کشمیر کے راجہ کی جاسوسی کیا کرتا تھا۔ انگریزوں کے ہاں اس کا بڑا رعب و دبدبہ تھا تو اس کو مرزا کے ساتھ ملا دیا گیا۔ اب اس نے عدالت سے نوکری چھوڑی اور گھر چلا گیا، اسے خفیہ منی آرڈر آتے تھے، باپ نے کہا کہ کوئی نوکری کر لو تو کہا کہ میں نوکر ہو گیا ہوں۔ اب جب اس کو یہ ڈوزمل رہی تھی، نورالدین بھی اس کی تربیت کر رہا تھا، اس نے سب سے پہلے عیسائیوں سے مناظروں کا ڈھونگ رچایا، کیونکہ انگریز یہاں جب آیا تو اپنے ساتھ مذہبی پیشواؤں، پادریوں کو بھی لایا تھا تاکہ لوگوں کے عقائد خراب کئے جائیں اور انہیں عیسائی بنایا جائے۔ علماء کرام موجود تھے، مناظرے بھی ہوئے، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نوراللہ مرقدہ اور دوسرے جید علماء کرام بھی تھے تو عیسائی کبھی بھی مناظروں میں علماء کرام سے جیت نہیں سکے، چونکہ ایک فضا بنی ہوئی تھی تو اس نے بھی عیسائیوں کے خلاف مناظرے شروع کر دیئے، چیلنج دینے لگا۔ پہلے مناظر اسلام بنا، پھر مبلغ اسلام بنا، پھر مجدد اسلام بنا،

اس کے بعد اس نے کہا کہ میں مثیل مسیح ہوں، پھر کہا کہ میرا تخت تمام نبیوں سے اوپر سجایا گیا (نعوذ باللہ) یہاں تک کہ اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ کر دیا (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) تو یہ خود نہیں کر رہا تھا بلکہ اس کے پیچھے انگریز تھا اور خود اس نے لکھا ہے کہ: ’’میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔‘‘ اس نے ملکہ برطانیہ کو جو خطوط لکھے ہیں (یہ ایک مستقل باب ہے) بڑے سے بڑا چاپلوس اور خوشامدی بھی یہ بات نہیں لکھتا جو اس نے اپنے خطوط میں الفاظ لکھے ہیں، تو میری پہلی بات مکمل ہوئی کہ اسے انگریز نے کھڑا کیا، مسلمانوں کو منتشر کرنے کے لئے اور مسلمانوں سے جذبۂ جہاد ختم کرنے، جہاد کی حرمت کا فتویٰ دلانے کے لئے اس کو اس طرح لایا گیا، یہاں تک کہ اس نے یہ لکھا کہ مجھ سے بیعت ہو جانا ہی جہاد کی نفی ہے اور اس نے یہ بات لکھی کہ میں نے جہاد کے خلاف اتنا لٹریچر لکھا ہے کہ اس سے پچاس الماریاں بھر جائیں اور میں نے تمام اسلامی ممالک میں اسے پھیلا دیا ہے، تو اصل غرض یہ تھی کہ جذبۂ جہاد ختم کیا جائے۔

دوسری بات، اس کی زندگی کے تین ادوار ہیں: ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں یہ پیدا ہوا ہے، ۱۸۸۵ء تک اس کے وہی عقائد تھے جو مسلمانوں کے ہیں، ختم نبوت کا مسئلہ ہو یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا مسئلہ ہو، یہ مسلمانوں کے تمام عقائد سے متفق تھا۔ ۱۸۸۵ء سے ۱۹۰۱ء تک گومگو والی کیفیت رہی، پہلے یہ ایک بات کر دیتا، جب اس کی گرفت کی جاتی تو یہ کہتا کہ میں نے یوں تھوڑی کہا ہے، میں نے تو یوں کہا ہے اور تیسرا دور ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۸ء تک ہے، جس میں اس نے کھلم کھلا نبوت کا دعویٰ بھی کیا اور یہ بھی کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو تین ہزار معجزات ہیں اور میرے تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں (نعوذ باللہ)، لیکن ہمارے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ یہ جو ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۸ء تک کا دور ہے، یہ بھی گومگو والا ہے، اس میں بھی اس نے واضح کوئی بات نہیں کی۔ ایک بار اس کے ایک مرید نے خط لکھا کہ ہمارے یہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ جسے اپنا شیخ مانتے ہیں اس نے تو نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو میں نے کہا کہ نہیں! اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ تو وہ مجھے دلائل دیتے ہیں کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نفی کرتا ہوں۔ آپ بتائیں! تو مرزا نے جواب میں کہا کہ تم غلطی پر ہو، میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور میں نبی ہوں۔ تو اس نے اپنے مرید کی غلطی کے ازالہ کے لئے رسالہ لکھا ’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘ یعنی یہ اپنے مرید کی غلطی تو زائل کر رہا ہے کہ تم غلطی پر ہو۔ تو حضرت شہیدؒ فرماتے تھے کہ اس نے اپنی موت سے تین دن قبل ایک خط میں مستقل نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ خط اس کی موت کے روز ’’اخبار عام، لاہور‘‘ میں ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو شائع ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کی رگ دبا دی: ’’وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ o لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ o ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ o‘‘ (الحاقہ: ۴۳ تا ۴۶) ...... کہ اگر کوئی ہم پر بات بنائے تو ہم اس کو قوت کے ساتھ پکڑ لیتے ہیں، پھر ہم اس کی اس رگ کو دبا دیتے ہیں...... تو حضرت شہیدؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک دن بھی زندہ نہیں چھوڑا۔ یہ حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی تحقیق ہے۔

یہ دوسری بات میں نے اس لئے کی کہ عام طور پر قادیانی نئے لوگوں کو وہ عبارتیں پڑھواتے ہیں جو اس نے ۱۸۸۵ء سے پہلے کہی یا لکھی ہیں کہ دیکھو! مرزا نے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی تعریف کی ہے، دیکھو! وہ تو ختم نبوت کا قائل ہے، دیکھو! وہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا قائل ہے۔ نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ یہ مولوی تمہیں لڑاتے ہیں۔ مولوی تمہیں غلط بات بتاتے ہیں، صحیح بات نہیں بتاتے۔ دیکھو! یہ کتاب ہے اور واقعی کتاب میں بھی لکھا ہوتا ہے۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بھی کی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا بھی قائل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا بھی قائل ہے۔ آخری نبی ہونے کا بھی قائل ہے، چونکہ اسکول، کالج کے طلبا یا عام آدمی کے ذہن میں پہلے سے یہ ہوتا ہے کہ مولویوں کا تو کام ہی انتشار اور لڑانا ہے تو فوراً وہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ قادیانی بڑے معصوم ہیں اور مولوی غلط بتاتے ہیں۔ وہ جو دوسرا رخ ہے وہ انہوں نے بتایا ہی نہیں۔ تو یہ بات آپ ذہن میں رکھیں کہ اس کے تین ادوار ہیں، ہر دور میں اس نے مختلف باتیں کی ہیں بلکہ علماء کرام کے لئے تو اس کی تردید کرنے کے لئے آسان یہ ہے کہ ۱۸۸۵ء سے پہلے والی عبارتیں لاؤ پھر آخر والی عبارتیں لاؤ تو اس کا اپنی ہی باتوں سے خود جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

خلیفہ ثانی سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

مولانا عبدالمنان معاویہ

تاریخِ عالم نے ہزاروں جرنیل پیدا کئے، لیکن دنیا جہاں کے فاتحین سیدنا عمر فاروق ؓ کے سامنے طفلِ مکتب لگتے ہیں اور دنیا کے اہلِ انصاف سیدنا عمر فاروق ؓ کی عدل پروری کو دیکھ کر جی کھول کر اُن کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ: "عمر (ؓ) مرادِ رسول (ﷺ) ہے۔" یعنی دیگر صحابہ کرام ؓ مریدِ رسول (ﷺ) ہیں اور عمر فاروق اعظم ؓ مرادِ رسول (ﷺ) ہیں۔ ایک عالم نے کیا خوب کہا کہ: "عمرؓ پیغمبر اسلام ﷺ کے لئے عطائے خداوندی تھے۔" ان کے علاوہ اور بھی بہت سے علمائے اسلام، حکمائے اسلام اور مستشرقین نے اپنے اپنے لفظوں میں بارگاہِ فاروقی میں عقیدت کے پھول نچھاور کئے ہیں۔

سیدنا عمر فاروق ؓ کا شمار مکہ مکرمہ کے چند پڑھے لکھوں میں ہوتا تھا، لیکن وہ بھی اسی عرب معاشرے کا حصہ تھے، جہاں پیغمبر اسلام ﷺ کو قبل از نبوت صادق وامین کہا جاتا تھا اور بعد از اعلانِ نبوت نعوذ باللہ! ساحر، شاعر، کاہن اور نہ جانے کیا کیا کہا گیا۔

اہلِ مکہ کے جبر وستم بہت بڑھ چکے تھے، صحابہ کرام ؓ سرِ عام تبلیغ تو در کنار، عبادت بھی نہیں کرسکتے تھے، چھپ کر دین اسلام کی تبلیغ وعبادت کی جاتی تھی۔ صحابہ کرام ؓ کی تعداد اس وقت اُنتالیس تھی۔ ایک رات بیت اللہ کے سامنے عبادت کرتے ہوئے پیغمبرِ اسلام ﷺ نے اپنے پروردگار سے عجیب دعا کی، مانگی بھی تو عجب شئے مانگی۔ کسی کے وہم وگمان میں نہیں تھا کہ دعا میں یہ بھی مانگا جاتا ہے، اسلام کی بڑھوتری کی دعا کی جاتی، اہلِ مکہ کے ایمان لانے کی دعا کی جاتی، دنیائے عالم میں اسلام کی اشاعت کی دعا کی جاتی یا اہل مکہ کے ظلم وستم کی بندش کے لئے ہاتھ اُٹھائے جاتے، لیکن میرے عظیم پیغمبر ﷺ نے دعا کی کہ: "اے اللہ! عمرو ابن ہشام اور عمر بن خطاب میں سے کسی کو اسلام کی عزت کا ذریعہ بنا۔"

نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں دو لوگوں کو نامزد کیا اور فیصلہ خدائے علام الغیوب پر چھوڑ دیا کہ اللہ! ان دونوں میں سے جو تجھے پسند ہو وہ دے دے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیغمبرِ اسلام ﷺ کی دعا کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور اسباب کی دنیا میں سیدنا عمر فاروق ؓ کے اسلام لانے کا سبب یہ بنا کہ ایک روز تیغ برہنہ لئے جارہے تھے، راستہ میں بنو زہرہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ملا، جس نے پوچھا کہ عمر! خیریت! کہاں کا ارادہ ہے؟ کہنے لگے: محمد کو قتل کرنے جارہا ہوں، اس نے نئے دین کا اعلان کرکے مکہ والوں میں تفریق کردی ہے، کیوں نہ اس قصہ کو ہی ختم کردوں۔ بنو زہرہ سے تعلق رکھنے والے شخص نے کہا کہ: عمر! اگر تم نے ایسا کیا تو کیا "بنو ہاشم وبنو زہرہ" تم سے انتقام نہیں لیں گے؟ کہنے لگے: لگتا ہے کہ تم بھی اس نئے دین میں شامل ہوچکے ہو، انہوں نے کہا کہ پھر پہلے اپنے گھر کی خبر تو لو، تمہاری بہن وبہنوئی مسلمان ہوچکے ہیں۔

جلال میں نکلنے والا عمر سیدھا بہن کے گھر پہنچتا ہے، یہاں سیدنا خباب بن الارت ؓ ان کے بہنوئی وبہن کو سورۂ طٰہٰ پڑھا رہے تھے، باہر سے آواز سنی اور دروازہ پر دستک دی، اندر سے پوچھا گیا کون؟ عمر! نام سنتے ہی سیدنا خبابؓ چھپ گئے، عمر نے آتے ہی پوچھا: تم لوگ کیا پڑھ رہے تھے؟ انہوں نے بات ٹالتے ہوئے کہا کہ: ہم آپس میں باتیں کررہے تھے، کہنے لگے: میں نے سنا ہے تم نئے دین میں شامل ہوگئے ہو؟ بہنوئی نے کہا کہ: عمر! وہ دین تیرے دین سے بہتر ہے، تو جس دین پر ہے یہ گمراہ راستہ ہے، بس سننا تھا کہ بہنوئی کو دے مارا زمین پر، بہن چھڑانے آئی تو اتنی زور سے اس کے چہرے پر طمانچہ رسید کیا کہ ان کے چہرے سے خون نکل آیا، بہن کے چہرے پہ خون دیکھ کر غصہ ٹھنڈا ہوا

اور بہنوئی کو چھوڑ کر الگ ہو بیٹھے اور کہنے لگے کہ: اچھا! لاؤ، دکھاؤ، تم لوگ کیا پڑھ رہے تھے؟ بہن نے کہا کہ: تم ابھی اس کلام کے آداب سے ناواقف ہو، اس کلامِ مقدس کے آداب ہیں، پہلے تم وضو کرو، پھر دکھاؤں گی، انہوں نے وضو کیا اور سورۂ طٰہٰ پڑھنی شروع کی، یہ پڑھتے جارہے تھے اور کلامِ الٰہی کی تاثیر قلب کو متاثر کئے جارہی تھی۔ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ یہ منظر دیکھ کر باہر نکل آئے اور کہنے لگے: عمرؓ! کل رات نبی کریم ﷺ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی تھی کہ: ’’اللّٰھم أعزّ الإسلام بأحد الرجلین إمّا ابن ھشام وإمّا عمر بن الخطاب‘‘ اور ایک دوسری روایت میں الفاظ کچھ اس طرح سے ہیں کہ: ’’اللّٰھم أید الإسلام بأبي الحکم بن ھشام وبعمر بن الخطاب.‘‘ اے اللہ! عمرو بن ہشام یا عمر بن خطاب میں سے کسی کو اسلام کی عزت کا ذریعہ بنا، یا ان میں سے کسی ایک کے ذریعے اسلام کی تائید فرما۔ ’’اے عمر! میرے دل نے گواہی دی تھی کہ یہ دعائے پیغمبر ﷺ عمر بن خطاب کے حق میں پوری ہوگی۔ اسی طرح کی ایک روایت سیدنا سعید بن میسب رحمہ اللہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: ’’کان رسول اللّٰہ ﷺ إذا رأی عمر بن الخطاب أو أبا جھل بن ھشام قال: اللّٰھم اشدد دینک بأحبھما إلیک‘‘ یعنی جب بھی رسول اللہ ﷺ عمر بن خطاب یا ابوجہل کو دیکھتے تو رب العزت کے حضور دستِ دعا دراز کرتے ہوئے فرماتے: اے اللہ! ان دونوں میں سے جو تیرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، اس سے اپنے دین کو قوت عطا فرما۔ (طبقات ابن سعد)

سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ: اچھا! تو مجھے بتاؤ محمد ﷺ کہاں ہیں؟ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں، انہوں نے بتایا کہ: صفا پہاڑی پر واقع ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں قیام پذیر ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ چل پڑے، دَرّے پر مقیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب دیکھا کہ عمرؓ آرہا ہے اور ہاتھ میں ننگی تلوار ہے، تو گھبرائے ہوئے آنحضرت ﷺ کو بتایا، وہیں اسد اللہ و رسولہ سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی تھے، وہ فرمانے لگے: آنے دو، اگر ارادہ نیک ہے تو خیر ہے اور اگر ارادہ صحیح نہیں تو میں اس کی تلوار سے اس کا کام تمام کردوں گا۔

جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو پیغمبر اسلام ﷺ پر نزولِ وحی جاری تھا، چند لمحوں بعد آپ ﷺ نے عمرؓ سے فرمایا: ’’اے عمر! تم کس چیز کا انتظار کررہے ہو؟ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اسلام قبول کرو؟!‘‘ بس یہ سننا تھا کہ فوراً کلمۂ شہادت پڑھتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ اصحابِ رسول (ﷺ) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی خوشی میں اس زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ صحنِ کعبہ میں بیٹھے ہوئے کفار و مشرکین نے بھی سنا اور اس نعرے کی آواز سے وادیِ مکہ گونج اٹھی۔ پھر نبی رؤف و رحیم ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سینۂ مبارک پر دستِ اقدس رکھا اور دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْ مَا فِيْ صَدْرِہٖ مِنْ غِلٍّ وَّاَیِّدْ لَہٗ اِیْمَانًا. ‘‘..... ’’یا اللہ! اس کے سینے میں جو کچھ میل کچیل ہو وہ دور کردے اور اس کے بدلے ایمان سے اس کا سینہ بھردے۔‘‘ (مستدرک للحاکم) قبولِ اسلام کے وقت بعض مؤرخین کے نزدیک آپ کی عمر تیس سال تھی اور بعض کہتے ہیں کہ عمر چھبیس سال تھی۔ مصر کے ایک بہت بڑے عالم مفسرِ قرآن جناب علامہ طنطاویؒ نے عجیب جملہ کہا ہے کہ: ’’حقیقت یہ ہے کہ عمرؓ اسی گھڑی پیدا ہوئے اور یہیں سے ان کی تاریخی زندگی کا آغاز ہوا۔‘‘

مفسرِ قرآن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ’’قال رسول اللّٰہ ﷺ: لما أسلم أتاني جبرائیل، فقال: استبشر أھل السماء بإسلام عمرؓ‘‘ یعنی حضور سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا کہ: ’’جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہا کہ: آسمان والے عمرؓ کے قبولِ اسلام پر خوشیاں منا رہے ہیں۔‘‘ (مستدرک للحاکم وطبقات ابن سعد)

چند ہی لمحوں بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اے اللہ کے نبی! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا، تو فرمانے لگے کہ: پھر چھپ کر عبادت کیوں کریں؟ چلئے خانہ کعبہ میں چل کر عبادت کرتے ہیں، میں قربان جاؤں اپنے آقا و مولا ﷺ پر کہ انہوں نے ایسے ہی عمرؓ کو نہیں مانگا تھا، بلکہ دور رس نگاہِ نبوت دیکھ رہی تھی کہ اسلام کو عزت و شوکت عمرؓ کے آنے سے ہی نصیب ہوگی۔

حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دو صفوں میں تقسیم کیا: ایک صف کے آگے اسد اللہ و رسولہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ چل رہے تھے اور دوسری صف کے آگے مرادِ رسولؐ، پیغمبرِ اسلام ﷺ کے لئے عطائے خداوندی یعنی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ چل رہے تھے۔ مسلمان جب خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو کفارِ مکہ نے دیکھا، نظر پڑی حمزہؓ پر اور عمرؓ پر تو بڑے غمگین ہوئے،

لیکن کس میں جرأت تھی کہ کوئی بولتا؟! اس دن سے مسلمانوں کے لئے تبلیغِ دین میں آسانی پیدا ہوئی اور یہی وہ دن تھا جب اللہ کے نبی پاک ﷺ نے فرمایا تھا کہ: ''إن اللّٰہ جعل الحق علٰی لسان عمرؓ وقلبہ وھو الفاروق فرّق اللّٰہ بہ بین الحق والباطل.'' ..... ''اللہ تعالیٰ نے حق کو عمرؓ کے قلب ولسان پر جاری کردیا اور وہ فاروق ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ حق وباطل میں فرق کردیا ہے۔'' (طبقات ابن سعد)

جناب سیدنا عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ: ''واللّٰہ ما استطعنا أن نصلّي عند الکعبۃ ظاھرین حتّٰی أسلم عمرؓ'' .... ''اللہ کی قسم! ہم کعبہ کے پاس کھلے بندوں نماز نہیں پڑھ سکتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر ؓ اسلام لائے۔'' (مستدرک للحاکم)

اسی طرح حضرت صہیب بن سنان ؓ فرماتے ہیں کہ: جب عمر ؓ نے اسلام قبول کیا تو اسلام کو غلبہ نصیب ہوا، اور ہم کھلے بندوں اسلام کی دعوت دینے لگے اور ہم حلقہ بنا کر بیت اللہ میں بیٹھتے تھے، ہم بیت اللہ کا طواف کرنے لگے اور اب ہم پر اگر کوئی زیادتی کرتا تو ہم اس سے بدلہ لیتے تھے۔

کچھ اسی قسم کے تأثرات فقیہ الامت سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ کے بھی ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ: ''عمرؓ کا اسلام قبول کرنا ہماری کھلی فتح تھی، اور عمرؓ کا ہجرت کرنا ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی نصرتِ خاص تھی، اور آپؓ کی خلافت تو ہمارے لئے سراپا رحمت تھی، میں نے وہ دن بھی دیکھے ہیں جب ہم بیت اللہ کے قریب بھی نماز ادا نہیں کرسکتے تھے، لیکن جب عمر ؓ اسلام لائے تو آپؓ نے کفار سے مقابلہ کیا، یہاں تک کہ وہ ہمیں نماز پڑھنے دینے لگے۔ (طبقات ابن سعد)

سیدنا حضرت عمر ؓ کی شانِ رفیعہ میں چند فرامینِ رسالت مآب ﷺ پیش کرتا ہوں۔

۱:- نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''اے ابن خطاب! اس ذات پاک کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، جس راستے پہ آپ کو چلتا ہوا شیطان پالیتا ہے وہ اس راستہ سے ہٹ جاتا ہے، وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے۔'' (صحیح بخاری)

۲:- صحیح بخاری میں روایت ہے کہ: ''حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں: میں نے حالتِ خواب میں دودھ پیا، یہاں تک کہ میں اس سے سیر ہوگیا اور اس کی سیرابی کے آثار میرے ناخنوں میں نمایاں ہونے لگے، پھر میں نے وہ دودھ عمرؓ کو دے دیا، اصحابِ رسولؐ نے پوچھا: یارسول اللہ! اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''علم''۔

۳:- اسی طرح امام بخاریؒ نے ایک اور روایت بھی اپنی صحیح میں درج کی ہے کہ: ''سیدنا ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: میں نیند میں تھا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے پیش کئے جارہے ہیں اور انہوں نے قمیصیں پہنی ہوئی ہیں، کسی کی قمیص سینے تک اور کسی کی اس سے نیچے تک، اور پھر عمرؓ کو پیش کیا گیا، انہوں نے ایسی لمبی وکھلی قمیص پہنی ہوئی تھی کہ وہ زمین پر گھسٹتی جارہی تھی، اصحابِ رسول (ﷺ) نے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دین''۔

۴:- اسی طرح بڑی ہی مشہور ومعروف حدیث نبوی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔'' یعنی اگر سلسلۂ نبوت جاری رہتا تو سیدنا حضرت عمر ؓ بھی منصبِ نبوت سے سرفراز کئے جاتے۔

۵:- ایک حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ: ''رسول مکرم ومعظم ﷺ نے فرمایا کہ: تم سے پہلے جو اُمم گزری ہیں ان میں مُحَدَّث ہوا کرتے تھے اور میری امت میں اگر کوئی مُحَدَّث ہے تو وہ عمرؓ ہے۔''

اسی حدیث مبارکہ میں لفظ ''مُحَدَّث'' کی تشریح میں صاحب فتح الباری علامہ ابن حجر عسقلانی ؒ یوں تحریر فرماتے ہیں کہ: ''المُحَدَّث المُلْھَم وھو من ألقي في روعہ شيء من قبل الملاء الأعلٰی ومن یجری الصواب علٰی لسانہ بغیر قصد.'' یعنی ''محدث وہ ہے جس کی طرف اللہ کی طرف سے الہام کیا جائے، ملاء اعلیٰ سے اس کے دل میں القاء کیا جائے اور بغیر کسی ارادہ وقصد کے جس کی زبان پر حق جاری کردیا جائے۔'' یعنی اس کی زبان سے حق بات ہی نکلے۔

۶:- ایک بار سیدنا عمر ؓ شفیع اعظم نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عمرہ کی اجازت طلب کی تو نبی مکرم ومعظم ﷺ نے فرمایا: ''یا أخي أشرکنا في صالح دعاءک ولا تنسنا'' ... ''اے میرے بھائی! اپنی نیک دعاؤں میں ہمیں بھی شریک کرنا اور بھول نہ جانا۔''

۷:۔سلسلۂ احادیث سے آخری حدیث پیش کرتا ہوں کہ یہ سلسلہ بہت دراز ہے اور دامنِ صفحات میں جگہ کم، بخاری شریف میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ: ''ایک دفعہ حضور پرنور ﷺ اُحد کے پہاڑ پر تشریف لے گئے، ہمراہ ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ بھی تھے، اُحد کا پہاڑ لرزنے لگا تو حضور انور ﷺ نے اپنا قدم مبارک اُحد پر مارتے ہوئے فرمایا: ''اے اُحد! ٹھہر جا، تجھ پر اس وقت نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ اور کوئی نہیں۔'' اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ: ''اللّٰھم ارزقني شهادة في سبيلك وموتا في بلد حبيبك''...''اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت کی موت دینا اور موت آئے تو تیرے حبیب (ﷺ) کے شہر میں آئے۔''

آخری ایامِ حیات میں آپؓ نے خواب دیکھا کہ ایک سرخ مرغ نے آپؓ کے شکم مبارک میں تین چونچیں ماریں، آپؓ نے یہ خواب لوگوں سے بیان کیا اور فرمایا کہ میری موت کا وقت قریب ہے۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ ایک روز اپنے معمول کے مطابق بہت سویرے نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے، اس وقت ایک درّہ آپ کے ہاتھ میں ہوتا تھا اور سونے والے کو اپنے درّہ سے جگاتے تھے، مسجد میں پہنچ کر نمازیوں کی صفیں درست کرنے کا حکم دیتے، اس کے بعد نماز شروع فرماتے اور نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھتے۔ اس روز بھی آپؓ نے ایسا ہی کیا، نماز ویسے ہی آپؓ نے شروع کی تھی، صرف تکبیر تحریمہ کہنے پائے تھے کہ ایک مجوسی کافر ابولؤلؤ (فیروز) جو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، ایک زہر آلود خنجر لئے ہوئے مسجد کی محراب میں چھپا ہوا بیٹھا تھا، اس نے آپؓ کے شکم مبارک میں تین زخم کاری اس خنجر سے لگائے، آپؓ بے ہوش ہوکر گر گئے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر بجائے آپؓ کی امامت کے مختصر نماز پڑھ کر سلام پھیرا، ابولؤلؤ نے چاہا کہ کسی طرح مسجد سے باہر نکل کر بھاگ جائے، مگر نمازیوں کی صفیں مثل دیوار کے حائل تھیں، اس سے نکل جانا آسان نہ تھا، اس نے اور صحابیوںؓ کو بھی زخمی کرنا شروع کردیا، تیرہ صحابی زخمی، جن میں سے سات جاں بر نہ ہوسکے، اتنے میں نماز ختم ہوگئی اور ابولؤلؤ پکڑ لیا گیا، جب اس نے دیکھا کہ میں گرفتار ہوگیا تو اسی خنجر سے اس نے اپنے آپ کو ہلاک کردیا۔ (خلفائے راشدینؓ، از لکھنویؒ)

بالآخر آپ کی دعائے شہادت کو حق تعالیٰ نے قبول فرمایا اور دیارِ حبیب ﷺ میں بلکہ مُصلائے رسول (ﷺ) پر آپ کو ۲۷ ذوالحجہ بروز چہار شنبہ (بدھ) زخمی کیا گیا اور یکم محرم بروز یک شنبہ (اتوار) آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور خاص روضۂ نبویؐ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آپؓ کی قبر بنائی گئی۔

رضي الله تعالى عنه وأرضاه

سات روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کیماڑی

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) جامع مسجد بسم اللہ نزد ضیاء الدین ہسپتال کلفٹن حلقہ کیماڑی ٹاؤن میں سات روزہ ختم نبوت کورس ۱۶ تا ۲۲ رجولائی روزانہ بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ کورس کے پہلے دن مولانا محمد عارف نے ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر مفصل گفتگو فرمائی، دوسرے دن جامع مسجد ہذا کے امام وخطیب مولانا عبدالرحمٰن نے حضرت مہدی علیہ الرضوان کی آمد اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر مدلل وجامع بیان کیا، جبکہ کورس کے تیسرے دن راقم الحروف نے قادیانیوں سے چند سوالات کے عنوان پر درس دیا۔ چوتھے روز مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا عبدالحئی مطمئن نے ''پاکستان کے خلاف قادیانی سازشیں'' کے موضوع پر اظہارِ خیال کیا۔ کورس کے پانچویں روز مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے تحاریک ختم نبوت پر سیر حاصل درس دیتے ہوئے علماء کرام وعوام الناس کی قربانیوں کا ذکر فرمایا، جس سے سامعین پر رقت طاری ہوئی اور تمام کارکنان نے عقیدۂ ختم نبوت پر زندگی بھر کام کرنے اور اس مشن سے وابستہ رہنے کا ارادہ کیا۔ چھٹے روز مبلغ مولانا ابرار شریف نے ''قادیانی اور دیگر کافروں کے درمیان فرق'' کے عنوان پر درس دیا۔ بعدازاں تمام سامعین نے تحریری امتحان دیا جس کا دورانیہ نصف گھنٹہ تھا۔ اختتامی تقریب میں راقم الحروف نے کورس کے انعقاد کا مقصد اور اہمیت پر مختصر گفتگو کی، مہمان خصوصی مولانا امین شاہ امام وخطیب قادری مسجد نے عام فہم انداز میں عوام الناس کو تحفظ ختم نبوت کے کام کی برکات، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کی قربانیاں، آج کے دور میں اس کام کی فضیلت کو بیان کیا، بعدازاں مولانا محمد عارف ودیگر مہمان علماء کرام نے کورس کے شرکاء میں اسناد تقسیم کیں۔ پروگرام کا اختتام امام جامع مسجد ہذا مولانا عبدالرحمٰن کی دعا پر ہوا۔ کورس کے تمام تر انتظامات مولانا حضرت حسین سمیت ان کی مکمل ٹیم نے سرانجام دیئے۔

طلبِ عافیت

ایک جامع دعا

مولانا مفتی غلام مصطفیٰ مدظلہ

ترمذی شریف اور دیگر کتبِ احادیث میں حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ سے ایک روایت منقول ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ سے ایک جامع دعا نقل کی گئی ہے۔ اس دعا کے الفاظ اگرچہ انتہائی مختصر ہیں، مگر اس کے مفہوم میں دنیا وآخرت کی تمام بھلائیوں اور اچھائیوں کی طلب اور تمام مصائب و مشکلات سے پناہ شامل ہے۔

ذیل میں مذکورہ روایت کا ترجمہ ، حضرت عباس ؓ کا مختصر تعارف اور مذکورہ دعا سے متعلق فوائد ذکر کیے جاتے ہیں:

”عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ؓ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ! عَلِّمْنِی شَیْئًا أَسْأَلُہُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: سَلِ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ، فَمَکَثْتُ أَیَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ! عَلِّمْنِيْ شَیْئًا أَسْأَلُہُ اللّٰہَ، فَقَالَ لِيْ: یَا عَبَّاسُ! یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ! سَلِ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِي الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ۔“(ترمذی، ابواب الدعوات، ج:۲، ص:۱۹۱، ط: قدیمی)

”حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتائیے جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ سے عافیت مانگو۔ میں کچھ دن ٹھہرا رہا اور پھر دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتائیے جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں؟ آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔“

حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ:

حضرت عباس ؓ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور عمر میں آپ سے دو سال بڑے تھے، اسلام کی دولت سے مشرف ہونے سے قبل بھی حضرت عباس ؓ رسول اللہ ﷺ کی نصرت اور حمایت میں پیش پیش رہتے تھے، اور آپ ﷺ کے بارے میں ہمیشہ فکرمند ہوتے۔ ہجرت سے قبل موسمِ حج میں جب رسول اللہ ﷺ مختلف قبائل کے افراد کو دینِ اسلام کی دعوت دیتے اور اس دوران مدینہ منورہ کے قبائل کے لوگ اسلام میں داخل ہوتے گئے ، اور رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت بھی کرتے رہے، اس سلسلہ کی ایک بیعت سن ۱۳ ہجری میں منعقد ہوئی، جسے ”بیعتِ عقبہ ثانیہ“ کہا جاتا ہے، اس سال حضرت مصعب بن عمیر ؓ مدینہ منورہ سے مسلمانوں کا ایک قافلہ لے کر حج کے لئے مکہ آئے، جن میں تقریباً پچھتر افراد تھے، ان حضرات نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو آپ ﷺ ان کے پاس منیٰ کی گھاٹی میں تشریف لے گئے، اس دوران حضرت عباس ؓ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ انصار کے اس قافلے سے مخاطب ہو کر حضرت عباس ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی بابت فرمایا تھا کہ:

”محمد (ﷺ) اپنی قوم میں نہایت عزت اور وقعت والے ہیں، اور ہم ان کے حامی اور مددگار ہیں ، اور وہ تمہارے یہاں (مدینہ) آنا چاہتے ہیں، اگر تم ان کی پوری پوری حمایت اور حفاظت کر سکو اور مرتے دم تک اس پر قائم رہو تو بہتر ہے، ورنہ ابھی سے صاف جواب دے دو۔“ (سیرۃ المصطفیٰ، انصار کی دوسری بیعت، ج:۱، ص:۳۴۱،۳۴۲، ط: الطاف اینڈ سنز)

پھر انصار کی یہ جماعت رسول اللہ ﷺ سے ہم کلام ہوئی، اور باہمی عہد و پیمان باندھے گئے اور آخر میں بیعت کی گئی۔ حضرت عباس ؓ نے اعلانیہ طور پر فتح مکہ سے کچھ قبل اسلام کا اظہار فرمایا۔

ادب کا لحاظ رکھنا:

حضرت عباس ؓ کو آنحضرت ﷺ سے نہایت ہی محبت اور والہانہ تعلق تھا، اور رسول کریم ﷺ کا بڑا ہی ادب کیا کرتے تھے۔ حضرت عباس ؓ چونکہ عمر میں سرکارِ دو عالم ﷺ سے دو

سال بڑے تھے، لیکن عمر کے اس تفاوت کو کبھی اس انداز میں بیان نہیں کرتے تھے، جس سے ظاہری طور پر بھی کسی قسم کی بے ادبی کا اندیشہ ہو۔ جواب دینے کا انداز ہی نرالا اور کمال ادب پر مبنی ہوتا تھا، اگر کوئی شخص ان سے سوال کرتا کہ: ''أَيُّمَا أَكْبَرُ أَنْتَ أَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟''..... ''آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟'' اس سوال کا آسان جواب تو یہ تھا کہ فرماتے: ''میں عمر میں بڑا ہوں۔'' لیکن بجائے اس جواب کے حضرت عباس ؓ کے جواب کا انداز یہ ہوتا تھا کہ: ''هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي، وَأَنَا وُلِدْتُ قَبْلَهُ'' بڑے تو رسول اللہ ﷺ ہی ہیں، ہاں! پیدا پہلے میں ہوا تھا، یعنی میری پیدائش پہلے کی ہے، باقی بڑے تو رسول کریم ﷺ ہیں۔ دیکھیے! کس قدر مؤدبانہ اندازِ گفتگو اور جواب ہے۔ صحابہ کرام ؓ کی رسول اللہ ﷺ سے محبت کا یہ ایک نمونہ ہے۔ ظاہری گفتگو میں بھی آداب اور محبت کا کس قدر لحاظ فرمایا کرتے تھے، رضي اللّٰه عنهم أجمعين۔

حضرت عباس ؓ کا مقام پیغمبر ﷺ کی نگاہ میں:

آنحضرت ﷺ بھی حضرت عباس ؓ کا بڑا احترام فرماتے تھے، اور لوگوں کو بھی ان کے اکرام و تعظیم کا حکم دیتے تھے۔ ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت عباس ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکوہ کیا کہ یا رسول اللہ! بعض لوگ آپس میں تو بڑی بشاشت کے ساتھ ملتے ہیں اور جب ہم سے آمنا سامنا ہوتا ہے تو وہ بشاشت ان کے چہروں پر باقی نہیں ہوتی، ہم سے ملاقات کے وقت ان کے چہروں سے مسکراہٹ ختم ہوجاتی ہے، یعنی ہم سے اس طرح کا سلوک کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرۂ انور سرخ ہوگیا اور پھر ارشاد فرمایا: ''وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔''..... ''اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تم میں سے کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتا، جب تک وہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول کے لئے محبوب نہ رکھے۔'' یعنی جب تک دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر اہل بیت کی عظمت موجود نہ ہو، اس دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا۔ نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ: ''يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذٰى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ۔''..... ''اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف پہنچائی، اس لئے کہ کسی بھی شخص کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔'' (ترمذی، مناقب ابی الفضل عم النبی ﷺ وھو العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، ج:۲، ص:۲۱۷، ط: قدیمی)

یہ یاد رہے کہ اہل بیت ؓ کی محبت بھی ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور تمام صحابہ کرام ؓ کی محبت بھی ہمارے ایمان کا جزو ہے۔ ہم اہلِ بیتؓ سے محبت کی آڑ میں صحابہؓ کی تنقیص یا ان پر تنقید کو روا نہیں سمجھتے اور اہل بیت عظام سے متعلق دل میں کوئی بات رکھنے کو بھی ایمان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہ حضرات سب کے سب بڑے اونچے لوگ تھے، اللہ تعالیٰ نے پیغمبر ﷺ کی صحبت کی برکت سے انہیں بڑا اونچا مقام نصیب فرمایا تھا۔

حضرت عمر ؓ کے ہاں حضرت عباس ؓ کا مقام:

صحابہ کرام ؓ بھی حضرت عباس ؓ کی عظمت کے معترف تھے اور ان کی خوب قدر و عزت فرمایا کرتے تھے۔ امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب ؓ حضرت عباس ؓ کے وسیلہ سے دعا مانگا کرتے تھے، بخاری شریف میں ہے، حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ: جب کبھی بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی ہوتی تو امیر المؤمنین عمر بن خطاب ؓ دعا کرتے: ''اَللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا۔''..... ''اے اللہ! ہم تیرے نبی کے وسیلہ سے تجھ سے دعا کرتے تھے، پس تو ہمیں سیراب کرتا تھا'' اور اب پیغمبر تو دنیا سے تشریف لے گئے ہیں: ''وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا۔''..... ''اب ہم آپ سے اپنے نبی کے چچا کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں، پس تو ہمیں سیراب کر۔'' حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ: (اس دعا کی برکت سے) بارش ہوجاتی تھی۔ علماء نے لکھا ہے کہ جب صحابہ کرام ؓ حضرت عباس ؓ کے وسیلہ سے دعا مانگتے تو حضرت عباس ؓ بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اُٹھاتے اور فرماتے کہ: ''اے پروردگار! تیرے پیغمبر کی اُمت نے میرا وسیلہ اختیار کیا ہے، خداوندا! تو میرے اس بڑھاپے کو رسوا مت کرا اور مجھے ان کے سامنے شرمندہ نہ کر۔'' چنانچہ حضرت عمر ؓ و دیگر صحابہ کرام ؓ کی دعا اور حضرت عباس ؓ کے ان الفاظ میں اتنی تاثیر ہوتی تھی کہ جلد ہی بارش شروع ہوجاتی تھی۔

بہر کیف! مذکورہ روایت میں حضرت عباس ؓ نے دو بار سوال کیا اور دونوں بار جواب میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے محبوب چچا کو عافیت

کی دعا مانگنے کا حکم دیا۔ اس سے عافیت کی دعا مانگنے کی اہمیت اور فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

عافیت کیا ہے؟

اب سوال یہ ہے کہ عافیت کے معنی کیا ہیں؟ جس کے مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ: عافیت نہایت ہی مختصر اور جامع لفظ ہے اور رسول کریم ﷺ کی یہ خصوصیت بلکہ آپ کے معجزات میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ''جوامع الکلم'' یعنی ایسے مختصر کلمات عطا فرمائے تھے جن کے معانی انتہائی گہرے اور عمیق ہوں۔ ایک طویل حدیث میں خود رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے جو خصوصیات عطا فرمائی ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ: ''وَاُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ'' ..... ''مجھے جامع کلمات عطا ہوئے ہیں۔'' اور اس کا مطلب یہ ہے کہ دین کی حکمتیں اور احکام، ہدایت کی باتیں، مذہبی و دنیاوی امور سے متعلق دوسری چیزوں کو بیان کرنے کا ایسا مخصوص اسلوب اللہ نے مجھے عطا فرمایا ہے جو نہ پہلے کسی نبی اور رسول کو عطا ہوا اور نہ دنیا کے کسی بھی بڑے سے بڑے فصیح و بلیغ انسان کو نصیب ہوا! اور اس اسلوب کی خصوصیت یہ ہے کہ انتہائی مختصر سے الفاظ کے ایک چھوٹے سے جملہ میں معانی و مفہوم کا ایک گنجینہ پنہاں ہوتا ہے۔ اگر اس جملہ کو پڑھیں اور لکھیں تو چھوٹی سی سطر بھی پوری نہ ہو، لیکن اس کا فہم اور وضاحت اور تشریح بیان کریں تو کتاب کی کتاب تیار ہو جائے، چنانچہ آنحضرت ﷺ کے اقوال و ارشادات میں اس طرح کے کلمات کی ایک بڑی تعداد ہے جن کو ''جوامع الکلم'' کہا جاتا ہے، لہٰذا یہ عافیت کی دعا بھی ''جوامع الکلم'' میں سے ہے، یعنی جامع دعاؤں میں سے ہے، اس لئے ہر انسان کو اسے یاد کرنا چاہئے اور ہمہ وقت اللہ سے عافیت کی دعا مانگتے رہنا چاہئے۔

صاحبِ مظاہرِ حق علامہ نواب قطب الدین خان دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ عافیت مانگنے کو بہت پسند کرتا ہے، اس کے برابر اور کسی چیز کے مانگنے کو پسند نہیں کرتا۔ عافیت کے معنی ہیں: دنیا و آخرت کی تمام ظاہری و باطنی غیر پسندیدہ چیزوں، تمام آفات و مصائب، تمام بیماریوں اور تمام بلاؤں سے سلامتی و حفاظت، لہٰذا عافیت' دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں پر حاوی ہے۔ جس نے عافیت مانگی، اس نے گویا دنیا و آخرت کی تمام ہی بھلائیاں مانگ لیں، اسی لئے اللہ تعالیٰ عافیت مانگنے کو پسند کرتا ہے، (نسأل اللّٰہ العافیۃ)۔''

حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمہ اللہ قریب کے زمانہ میں بڑے بزرگ گزرے ہیں، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ تھے، وہ فرمایا کرتے تھے کہ:

''عافیت بہت بڑی چیز ہے، بہت اونچی نعمت ہے، اور عافیت کے مقابلے میں دنیا کی ساری دولتیں ہیچ ہیں، کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتیں۔ نیز وہ فرماتے تھے کہ: عافیت دل و دماغ کے سکون کو کہتے ہیں، اور یہ سکون اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ دولت اللہ تعالیٰ بغیر کسی سبب اور استحقاق کے عطا فرماتے ہیں۔ عافیت کوئی آدمی خرید نہیں سکتا، نہ روپیہ پیسے سے عافیت خریدی جاسکتی ہے، نہ سرمایہ سے اور نہ ہی منصب سے کوئی عافیت حاصل کرسکتا ہے۔ عافیت کا خزانہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے پاس ہے، اس کی ذات کے سوا کوئی عافیت نہیں دے سکتا۔''

اذان اور اقامت کے درمیان عافیت کی دعا مانگنے کا حکم:

کچھ اوقات اور کچھ مقامات قبولیتِ دعا کے لئے خاص ہیں، ان اوقات میں سے ایک اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت بھی ہے، لہٰذا اس وقت میں آدمی کو اپنے لئے، اپنے اہل و عیال، متعلقین اور پوری اُمتِ مسلمہ کے لئے، دینی اور دنیاوی مقاصد کے لئے خوب دعا کرنی چاہئے، اور اس وقت عافیت کی دعا بھی مانگنی چاہئے، چنانچہ ترمذی شریف میں ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اَلدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ۔'' اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے سوال کیا کہ یہ قبولیت کے اوقات میں سے ایک اہم وقت ہے، ہمیں موقع ملے تو اللہ تعالیٰ سے اس قبولیت کے وقت میں کیا دعا مانگیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔'' ..... ''اس وقت بھی اپنے رب سے دنیا اور آخرت کی عافیت کی دعا مانگا کرو۔''

صبر اور سزا کے بجائے عافیت مانگیں:

صبر کے بجائے آدمی کو اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگنی چاہئے، احادیثِ مبارکہ میں ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے، چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے

ایک شخص کو دیکھا جو یہ دعا مانگ رہا تھا: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الصَّبْرَ''..... ''اے اللہ! میں آپ سے صبر مانگتا ہوں۔'' تو آپ ﷺ نے اسے منع فرمادیا کہ: ''سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ.'' صبر تو بلاء ومصیبت پر ہوتا ہے۔ ''فَسْئَلْهُ الْعَافِیَةَ''..... ''تم اللہ سے صبر کی دعا مانگنے کے بجائے عافیت کی دعا مانگو۔''

مشکوٰۃ شریف میں حضرت انس ؓ سے ایک واقعہ منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، وہ شخص پرندے کے بچے کی طرح لاغر اور کمزور ہوچکے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ: ''أَمَا کُنْتَ تَدْعُوْ؟ أَمَا کُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّکَ الْعَافِیَةَ؟''..... ''کیا تم دعا نہیں کرتے تھے؟ کیا تم اللہ سے عافیت نہیں مانگتے تھے؟ انہوں نے عرض کیا کہ: میں اللہ سے دعا کرتا تھا کہ اے اللہ! جو عذاب تو نے مجھے آخرت میں دینا ہے، وہ دنیا ہی میں دے دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ!'' تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور تم میں اتنی استطاعت ہی نہیں، تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.'' یعنی ''اے اللہ! ہمارے ساتھ دنیا وآخرت میں بھلائی کا معاملہ فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

معلوم ہوا کہ انسان کو ہمیشہ دنیا وآخرت کی بھلائی اور عافیت کی دعا مانگنی چاہئے۔

سب سے افضل دعا عافیت کی طلب ہے:

سنن ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالک ؓ سے منقول ہے کہ: ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ: ''یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟''..... ''اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سَلْ رَبَّکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِي الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ'' اپنے رب سے دنیا وآخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرو، پھر دوسرے روز بھی یہی سوال وجواب ہوا، پھر تیسرے دن یہ شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا: ''یَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟''..... ''اے اللہ کے نبی! کون سی دعا افضل ہے؟''..... تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''سَلْ رَبَّکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِي الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ فَإِذَا أُعْطِیْتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِي الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ.''..... ''اپنے رب سے دنیا وآخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرو، جب تمہیں دنیا وآخرت میں عفو اور عافیت مل جائے تو تحقیق تم کامیاب ہوگئے۔''

مشکوٰۃ شریف میں بحوالہ ترمذی یہ حدیث مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْکُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَیْئًا یَعْنِي أَحَبَّ إِلَیْهِ مِنْ أَنْ یُّسْأَلَ الْعَافِیَةَ.'' یعنی ''تم میں سے جس کے لئے دعا کے دروازے کھولے گئے، اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے عافیت مانگنا ہر چیز مانگنے سے زیادہ محبوب ہے۔''

مسند احمد بن حنبل میں امیرالمؤمنین سیدنا صدیق اکبر ؓ سے ایک طویل روایت میں یہ منقول ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''لَمْ تُؤْتَوْا شَیْئًا بَعْدَ کَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ مِثْلَ الْعَافِیَةِ فَسَلُوْا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ.''..... ''کہ تمہیں کلمۂ اخلاص (کلمۂ شہادت) کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی، لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔'' (جاری ہے)

تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس لیمارکیٹ

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیاری ٹاؤن کے زیر اہتمام جامع مسجد نور محمدی میں تین روزہ ختم نبوت کورس کا اہتمام کیا گیا، جس کا دورانیہ بعد نماز مغرب تا عشاء تھا۔ پہلے دن راقم الحروف نے قادیانیوں سے چند سوالات کے عنوان پر گفتگو کی اور سامعین کو مختصر نوٹس تحریر کرائے۔ کورس کے دوسرے دن مولانا عبدالحئی مطمئن مبلغ ختم نبوت کراچی نے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر مفصل گفتگو کی اور قادیانیوں کے پیدا کردہ شکوک وشبہات کا مدلل رد کیا۔ کورس کے تیسرے روز مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی ترغیب دی۔ مولانا نے گفتگو کرتے ہوئے قادیانی سازشوں اور ان کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا اور امت محمدیہ کی ذمہ داری کے عنوان پر فکر انگیز گفتگو کی۔ کورس میں عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ کورس کے تمام تر انتظامات بھائی محمد ناصر، مفتی محمد علی سمیت ان کی ٹیم نے سرانجام دیئے۔ مسجد ہذا کے امام مولانا قیصر نے مجلس کی طرف سے کورس کے اہتمام پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا اور کورس کی مکمل سرپرستی فرمائی۔ اللہ پاک تمام خدام ختم نبوت کی کاوشوں کو قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

مرزائیوں کے شبہات اور وساوس

مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب

یہ تو آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ اہل حق کا اس باطل ٹولہ سے جو اختلاف ہے اس کے اہم اور بڑے موضوعات تین ہیں:

(۱) مرزا کا کردار، (۲) رفع و نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حیات و وفاتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، (۳) اجرائے نبوت۔

مرزائی حملہ نمبر۱: یہ عوام کو اپنی طرف لانے کے لئے پہلا کام یہ کرتے ہیں کہ ان کا یہ ذہن اور عقیدہ بنواتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پاچکے ہیں اور کشمیر میں ان کی قبر ہے، اس کے بعد پھر اپنی طرف لاتے ہیں۔

طریقۂ واردات یہ ہے کہ قرآن کریم کی چند آیات جن کا ظاہری مفہوم ایسا لگتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں جبکہ اس کی صحیح تفسیر اور متفق علیہ تفسیر کے پیش نظر "وفات" ثابت نہیں، لیکن ہمارے اکثر علماء ردِ باطل کی اہمیت سے ناواقف ہونے کی بناء پر ان آیات کی اتفاقی اور صحیح تفسیر سے ناواقف ہوتے ہیں، اس لئے ان کے پاس "شکار" کو لے جاکر کہتے ہیں کہ یہ تمہارے مولانا ہیں، ان سے پوچھ لیتے ہیں اور پھر وہ صحیح علم نہ ہونے کے باوجود اس کو کچھ آئیں بائیں کہہ دیتے ہیں جس سے "شکار" کا عدمِ اطمینان ظاہر ہے۔ باہر جاکر اس "شکار" سے کہا جاتا ہے کہ سچ بتاؤ! اس کی بات سمجھے ہو یا نہیں؟ یہ تو بغیر دلیل کے بالکل آیت کے خلاف بول رہا ہے۔

ان آیات میں سے بعض آیات یہ ہیں:

(۱) "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔" [آل عمران:۱۴۴]

ترجمہ: "اور محمد ﷺ نرے رسول ہی تو ہیں آپ سے پہلے اور بھی بہت رسول گزر چکے ہیں۔" (بیان القرآن)

(۲) مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ. [المائدۃ:۷۵]

ترجمہ: "مسیح ابن مریم کچھ بھی نہیں صرف ایک پیغمبر ہیں جن سے پہلے اور بھی پیغمبر گزر چکے ہیں۔" (بیان القرآن)

کہتے ہیں کہ دونوں جگہ "خَلَتْ" ......"مَاتَتْ" کے معنی میں ہے۔

(۳) "وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا اَمَرْتَنِيْ بِهِ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ." [المائدۃ:۱۱۶،۱۱۷]

ترجمہ: "اور وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے کہ اے عیسیٰ ابن مریم! تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ خدا کے معبود قرار دے اور عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے کہ میں آپ کو منزہ سمجھتا ہوں مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں اگر میں نے کہا ہوگا تو آپ کو اس کا علم ہوگا، آپ تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتے ہیں اور میں آپ کے علم میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا تمام غیبوں کے جاننے والے آپ ہیں۔ میں نے تو ان سے کچھ اور نہیں کہا مگر وہی جو آپ نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے، میں ان پر مطلع جب تک اب میں ان رہا پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھالیا تو آپ ان پر مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں۔" (بیان القرآن)

اس آیت میں "تَوَفَّيْتَنِيْ" کا معنی "وفات" مراد لیتے ہیں۔

جب یہ عقیدہ بنادیا جاتا ہے تو پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم سے تو ثابت ہوا کہ وہ وفات پاگئے لیکن احادیث میں آتا ہے کہ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا

فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ (صحیح مسلم،۱/۸۷،قدیمی)

کہ وہ نازل ہوں گے،اب اس حدیث کا مطلب کیا ہے؟ تو کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد ”مثیلِ عیسیٰ علیہ السلام“ ہے،اور وہ ”مثیل“ مرزا غلام احمد کی صورت میں آچکے ہیں،اس کے بعد پھر موجودہ مربی سے بیعت کی دعوت دی جاتی ہے اور پکا پکا اس کو مرزائی بنادیتے ہیں لیکن اس کے مرزائی بننے میں قصور ہم مولویوں کا ہے کہ نام کے مولوی بن جاتے ہیں اور ردِ باطل کی صلاحیت حاصل نہیں کرتے۔

مرزائی حملہ نمبر۲: قرآن کریم کی بعض آیات خصوصاً جن میں مضارع کا صیغہ ہو،کو پیش کرکے اجرائے نبوت پر استدلال کرتے ہیں،جیسے: اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ. [الحج:۷۵] ترجمہ:اللہ تعالیٰ منتخب کرلیتا ہے فرشتوں میں سے احکام پہنچانے والے اور آدمیوں میں سے۔(بیان القرآن) کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے رسولوں کو چنتا ہے اور چنتا رہے گا،اس قسم کی آیات جمع کرکے شکار کی ذہن سازی کرتے ہیں اور شکار ہی کے ہم فکر علماء کے پاس لے جاتے ہیں کہ اس مسجد میں بھی آپ کے امام صاحب ہیں،اِس مسجد میں بھی،اُس مسجد میں بھی،اُن سے پوچھتے ہیں،چونکہ ان کا بھی اس موضوع پر مطالعہ نہیں ہوتا اور نہ بولنا عیب اور سبکی سمجھتا ہے (مولوی آں باشد کہ چپ نشود) اپنے ذہن اور خیال کے مطابق کچھ آئیں بائیں شائیں کرکے شکار غیر مطمئن حالت میں اس سے چلا جاتا ہے،اور شکاری کو اس کے دبانے کا مزید موقع مل جاتا ہے کہ تمہارے مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں،یہ قرآن میں نہیں کہ نبوت ختم ہوگئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں وغیرہ وغیرہ۔

مذکورہ بالا دونوں حملوں کا جواب: بحث و مباحثہ میں ابتداء سے یہ شرط لگانا ضروری ہے کہ آیت کی وہ تفسیر فریقین کو مسلم ہوگی جو تفسیر ہر صدی کے فریقین میں متفق علیہم حضرات مفسرین و مجددین رحمہم اللہ تعالیٰ نے کی ہوگی،کسی فریق کو اپنی طرف سے تفسیر اور معنی کی تعیین کی اجازت نہیں،لہٰذا ہر فریق اس معنی کے بیان کرنے کا پابند ہوگا جو ان حضرات مفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ نے کی ہو،مرزا نے خود بعض کتابوں میں ہر صدی کے مفسرین اور مجددین کے نام لکھے ہیں۔

مرزائی حملہ نمبر۳: بقول ہمارے استادِ محترم حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ کے......اس ٹولے سے بحث ومباحثہ کا اصل موضوع کردارِ مرزا ہے لیکن اگر آپ ان سے اس موضوع پر بات کریں گے تو وہ یہ شبہ ڈالتے ہیں کہ پہلے سیٹ کو تو خالی مان لو،اگر سیٹ ہی خالی نہیں مانو گے تو کردار پر بات کرنے کا فائدہ ہی نہیں،جیسے مثلاً محکمہ تعلیم میں اگر کوئی ملازمت کی درخواست دے تو اس کے کاغذات کی جانچ پڑتال تب کی جاتی ہے جب اسامی خالی ہو،اگر اسامی ہی خالی نہ ہو تو پھر کاغذات کی جانچ پڑتال کا فائدہ ہی نہیں،بالکل اسی طرح جب آپ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ نبوت کی جگہ ہی خالی نہیں تو کردارِ مرزا پر بات کیوں کی جائے؟ لہٰذا پہلے نبوت کی جگہ خالی سمجھو،پھر کردارِ مرزا پر بات کرو اور مثیلِ عیسیٰ کی جگہ خالی مانو،پھر کردار پر بات کریں۔

جواب: مرزا نے نبوت کا دعویٰ ابتداء میں نہیں کیا بلکہ اس نے تدریجاً دعاوی کئے ہیں،جیسے عالم ہونے کا دعویٰ،ولی اللہ ہونے کا دعویٰ،مجتہد اور مجدد ہونے کا دعویٰ،پھر آگے مسیح موعود اور نبوت کا دعویٰ،لہٰذا ہم اس کو پہلے کے دعاوی میں پکڑتے ہیں،کیونکہ پہلے دعاوی کی اسامی خالی ہیں۔ولایت،اجتہاد اور مجددیت کی اسامی تو خالی ہیں۔اس لئے ہم کہتے ہیں کہ مرزا جیسے کردار والا انسان ان اسامیوں کا بھی مستحق نہیں۔چہ جائیکہ مسیح موعود اور نبی بنے۔

اجرائے نبوت پر صریح اور یقینی دلیل پر مرزائی حملہ اور اس کا جواب:

دلیل: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ [الاحزاب:۴۰]

ترجمہ:”محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں،لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔“(بیان القرآن)

مرزائی حملہ: مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر“یعنی پہلے اللہ تعالیٰ نبوت عطا فرماتے تھے،اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نبوت ملے گی،جو شخص رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے گا،آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مہر لگادیں گے تو وہ نبی بن جائے گا۔(حقیقۃ الوحی:۹۷،حاشیہ:۲۸،خزائن ۲۲/۱۰۰،۳۰)

نیز قادیانی جماعت کا موقف یہ ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مرزا قادیانی تک کوئی نبی نہیں بنا،خود مرزا نے لکھا ہے:

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امورِ غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا، پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی:۳۹۱،خزائن ۲۲/۴۰۶)

جوابات:

(۱) یہ معنی کسی ایک متفق علیہ مفسر اور مجدد سے دکھائیں، اذلیس فلیس۔

(۲) مرزانے خود اس معنی کو رد کیا ہے، چنانچہ خود مرزانے اپنی کتاب (ازالہ اوہام صفحہ:۶۱۴، خزائن جلد ۳ صفحہ۴۳۱) پر خاتم النبیین کا معنی "اور ختم کرنے والا نبیوں کا" کیا ہے۔

(۳) خاتم النبیین کے مرزائی معنی کا تقاضا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اور اتباع سے کم از کم تین نبی بننے چاہییں، اس لئے کہ نبیین جمع ہے اور عربی میں جمع کی کم از کم مقدار تین ہے، جبکہ بقول مرزا......"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امورِ غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا، پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (حقیقۃ الوحی:۳۹۱،خزائن ۲۲/۴۰۶)......

چودہ سو سال میں صرف مرزا ہی اتباع اور مہر سے نبی بنا ہے نہ کہ کوئی اور، لہٰذا اس تحقیق سے تو پھر آپ ﷺ خاتم النبی ہوئے، نہ کہ خاتم النبیین۔

(۴) ان کا دعویٰ خود مرزا کے ایک دعویٰ سے بھی منقوض ہے، چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"اب میں بموجب آیت کریمہ "واما بنعمة ربک فحدث" اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکمِ مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی۔"

(حقیقۃ الوحی:۶۷،خزائن ۲۲/۷۰)

معلوم ہوا کہ مرزا کی نبوت اتباع کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ وہبی تھی اور ماں کے پیٹ سے ملی تھی۔

(۵) مرزائی ٹولے سے ہم پوچھتے ہیں کہ جس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع سے نبوت مل سکتی ہے، اس کی اتباع سے جنت مل سکتی ہے یا نہیں؟......اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر تو مرزا کو نبی ماننے کی کوئی ضرورت ہی نہیں، صرف آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کافی ہے، اگر نہیں تو پھر مرزا کے پیدا ہونے سے پہلے تیرہ سو سال کے مسلمان اور اہلِ ایمان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا وہ سب جنت سے محروم ہیں؟ (نعوذ باللہ من ذلک) ☆☆

مولانا محمد یحییٰ محسنؒ کی وفات

مولانا محمد یحییٰ محسنؒ ۲؍مارچ ۱۹۴۷ء کوراج کوٹ مظفرآباد آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے، بعدازاں ان کے والد محترم نقل مکانی کر کے گروال مانسہرہ شفٹ ہوگئے۔ قرآن پاک اور ابتدائی تعلیم مانسہرہ میں حاصل کی۔ ۱۹۶۱ء پسرور آگئے۔ شیخ التفسیر امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا بشیر احمد پسروریؒ کے قائم کردہ مدرسہ عربیہ حنفیہ پسرور میں تعلیم کا آغاز کیا، جبکہ دورۂ حدیث شریف جامعہ مدنیہ لاہور سے ۱۹۶۸ء میں کیا۔ فراغت کے بعد نارووال کی مرکزی مسجد "حنفیہ قاسمیہ" میں امام وخطیب مقرر ہوئے۔ حضرت مولانا بشیر احمد پسروریؒ نے ان کا نکاح اپنی سالی کی بیٹی سے کردیا۔ تقریباً نصف صدی انہوں نے نارووال میں امامت وخطابت کی خدمات سرانجام دیتے ہوئے گزاردی۔ ایک زمانہ تھا کہ ان کا طوطی بولتا تھا۔ تحریک ختم نبوت ہو یا مدح صحابہ، مدارس کا تحفظ ہو یا تحریک نظام مصطفیٰ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قید وبند کی صعوبتیں بھی ان کے راستہ کی رکاوٹ نہ بن سکیں۔ آخری عمر میں اعصاب وجذبات میں کمزوری آگئی۔ اپنے فرزند ارجمند مولانا عبدالقدوس محسن کو خطابت اور دوسرے بیٹے مولانا محمد زکریا محسن کو امامت سپرد کردی۔ اللہ پاک نے مرحوم کو چار بیٹے، تین بیٹیاں عطا فرمائیں، اپنی ساری اولاد کو دین ودنیا کا حسین امتزاج بنایا۔ مولانا پروفیسر عبدالقدوس محسن ایک اچھے ثناء خواں بھی ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں خوبصورت آواز سے سرفراز فرمایا ہے۔ ۱۲؍اپریل کو وفات ہوئی اور ۱۳؍اپریل کو نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ کی امامت آپ کے فرزند ارجمند مولانا قاری محمد زکریا محسن سلمہ نے کرائی اور انہیں نارووال کے قبرستان میں رحمت خداوندی کے سپرد کیا گیا۔ اللہ پاک مولانا مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور ان کی خطاؤں اور لغزشوں سے درگزر فرمائیں اور اپنی رحمت والا معاملہ فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ آمین۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

قادیانیوں کے بارہ سوالات کے جوابات

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مئی، جون ۲۰۲۰ء میں قادیانیوں نے اپنے چینل سے مسلمانوں سے نو سوالات کئے۔ ان تمام سوالات کے تفصیلی جوابات، کے.ٹی.وی آفیشل کے لئے ریکارڈ کرائے گئے۔ تحریری جوابات کو سوشل میڈیا پر ڈالا گیا۔ اپنے رسائل میں شائع کیا گیا، علیحدہ پمفلٹ مرتب کیا گیا۔ اس کے بعد جولائی ۲۰۲۰ء میں قادیانیوں نے پروگرام کئے، ہمارے جوابات کے کسی جزء پر کچھ کہنے پر اکتفا کیا گیا۔ ہمارے مکمل جوابات کا مکمل جواب الجواب نہیں دیا ’’فبھت الذی کفر‘‘ کا نمونہ بن گئے۔ ہم نے ان سے جو نو سوالات کئے تھے، اس سے تو وہ نو دو گیارہ ہوگئے۔ جواب دینے کی جرأت تو درکنار، ان پر کچھ کہنے کی سکت کا بھی اظہار نہ کیا۔ ہاں یہ شکوہ ضرور کیا کہ آپ (مسلمان) ہم سے کیوں سوال کرتے ہیں؟ گویا قادیانیوں کو سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں، وہ تو مسلمانوں سے سوال کرسکتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو سوال کرنے کا حق دینے کے لئے تیار نہیں۔

اس قادیانی کج روی پر تمام دنیا گواہ ہے۔

اب جولائی ۲۰۲۰ء میں قادیانیوں نے مسلمانوں سے مزید پانچ سوال کئے۔ سوال نمبر۱ کے تحت چار ضمنی سوال کئے۔ سوال نمبر۴ کے تحت تین ضمنی سوال کئے۔ سوالات پانچ اور ضمنی سوالات ۷۔ کل سوالات بارہ ہوگئے، ذیل میں ہم نے ان کے سوالات کے جوابات تحریر کئے ہیں اور اپنی طرف سے مزید بارہ سوال قادیانیوں پر قائم کئے ہیں۔ قادیانیوں کے پہلے نو سوالات اور اب کے ۱۲ سوالات کے جواب سے ہم عہدہ برآ ہوئے۔ البتہ ہمارے پہلے والے نو سوالات اور اب کے ۱۲، کل ۲۱ سوالات کے جوابات قادیانی بزاخفشوں کے ذمہ قرض ہیں۔ دیکھئے قادیانیوں کے امور عامہ کے نہاں خانہ سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ ان ۲۱ سوالات کے علاوہ پہلے سے امت کے سینکڑوں سوالات قادیانیوں کے نام، ہمارے پاس تیار پڑے ہیں۔ جن کی اشاعت کا ہم وعدہ بھی کرچکے ہیں۔ سردست قادیانیوں کے تازہ سوالات کے جوابات ملاحظہ ہوں۔

قادیانی سوال نمبر۱:

کیا کسی ملک کی اسمبلی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی جماعت یا گروہ کے متعلق یہ فیصلہ کرے کہ وہ مسلم ہے یا غیر مسلم؟

جواب:

آنجہانی مرزا قادیانی جھوٹا مدعی نبوت ہے، جھوٹے مدعی نبوت کو سچا نبی ماننا ایک جھوٹ کو سچ قرار دینے کے مترادف ہے۔ یہ اتنا بڑا جرم ہے جیسے چور اور ڈاکو کو حق بجانب قرار دینا، رات کو دن، اندھیرے کو روشنی، نابینا کو بینا، جاہل کو عالم قرار دینا، جہاں یہ جرم ہے وہاں یہ مشکل بھی ہے۔ قادیانی جماعت کا ہر فرد اس ڈیوٹی کو سرانجام دینے کی چکی پر جتا ہوا ہے۔ وہ جس ذہنی خلفشار سے دوچار ہیں، اس کا مظہر، یہ سوال ہے ’’یتخبطہ الشیطان من المس‘‘ شیطان نے ان کو ایسے مخبوط کردیا ہے، ایسے اچک لیا ہے کہ وہ جھوٹ کو سچ قرار دینے کی ایسی خوفناک کوشش میں مبتلا ہیں کہ ان کا ہر قدم اندھیرے میں اٹھتا ہے۔ جہاں چہار سُو ندامت کی دلدل انہیں جکڑ لیتی ہے۔

مثلاً اس سوال کو لیجئے! کاش قادیانی یہ سوال اس وقت اپنی قیادت سے کرتے جب ان کے چوتھے گرو مرزا ناصر، پاکستان کے وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو سے یہ تحریری درخواست کررہے تھے کہ قومی اسمبلی میں ہمارے (قادیانی) عقائد پر بحث کرنا ہے، تو ہمارا بھی مؤقف سنا جائے۔ چنانچہ اس وقت اپنے خلیفہ سے قادیانی یہ سوال کرتے کہ جناب! کیا کسی اسمبلی کو حق حاصل ہے کہ کسی کے متعلق مسلم وغیر مسلم کا فیصلہ کرے؟

قادیانی معترضین توجہ کریں کہ آپ کی قیادت خود درخواست دے کر قومی اسمبلی کی اس کارروائی کا حصہ بنی، تحریری طور پر اپنا مؤقف پیش کیا، اسمبلی کے ہر معزز رکن تک اپنا مؤقف کتابی شکل میں پہنچایا۔ ایک دو دن نہیں، گیارہ دن۔ ایک آدھ بار نہیں، کئی اجلاس۔ چند منٹ نہیں، ۴۱ گھنٹے قادیانی خلیفہ اپنے وفد کے ساتھ اس

کارروائی میں شریک رہے۔ ان پر نہایت سنجیدہ اور عالمانہ جرح ہوئی، وہ صبح و شام سوالوں کا جواب دینے کے لئے مہلت پر مہلت مانگتے رہے۔ اس وقت تمہیں کیوں یاد نہ آیا کہ کسی اسمبلی کو مسلم وغیر مسلم کے فیصلہ کا حق حاصل نہیں؟

اب فیصلہ آجانے کے بعد اس پر واویلا کرنا، اسے بعد از مرگ واویلا کہتے ہیں۔ پشتو کہاوت کے مطابق آپ کا یہ سوال وہ مکا ہے جو لڑائی کے بعد آپ کو یاد آیا ہے، اس کا بہترین مصرف آپ کا منہ ہے۔

۲...... قادیانی وظیفہ خواروں کو سوال کرنے کا مروڑ اٹھا ہے تو مرزا مسرور سے پوچھیں کہ جناب جب کسی اسمبلی کو مسلم وغیر مسلم کا فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں تو آپ کے پیش رو مرزا ناصر نے یہ اقدام کیوں کیا؟ سیانے کہتے ہیں ”خود کردہ را علاجے نیست۔“ غرض قادیانی خودنماؤں کے اس سوال کا مصرف ان کی اپنی قیادت ہے۔

۳...... قادیانی اس پر بھی توجہ فرمائیں کہ اگر فیصلہ آپ کے حق میں ہوتا تو کیا آپ نے یہ سوال کرنا تھا یا پوری دنیا میں اس فیصلہ کو آسمانی دستاویز کی طرح مقدس قرار دے کر آسمان کو سر پر اٹھا لینا تھا؟ افریسیو! لینے اور دینے کے جدا جدا باٹ رکھنے کی پرانی رسم کو کیوں سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ وہی بات کہ محض جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے فعل بد کی سزا پا رہے ہو۔

۴...... قادیانیوں سے درخواست ہے کہ خدع کرنا، سچ اور جھوٹ کو خلط کرنا، جس کو دجل یا تلبیس کہتے ہیں، اس مرض سے اگر نجات چاہتے ہو تو، اپنی قیادت کے کرتوتوں پر غور کرلو، آپ میں سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔

کیا آپ کو بھول گیا کہ ستمبر۱۹۷۴ء کی ۴، ۵ تاریخ کو قادیانی جماعت نے ملک بھر کی ٹیلی فون ڈائریکٹریاں منگوا کر ان سے پتے تلاش کر کے پورے ملک کے ہر بڑے شہر وقصبہ ودیہات کے مسلمانوں کو لاکھوں کی تعداد میں چناب نگر (سابق ربوہ) سے ایک ہی عنوان کا خط ارسال کیا کہ ”خدائی فوجیں نصرت کو آرہی ہیں، دنیا کے کنارے تک تیرا نام پہنچے گا، تیرا نام پورا ہوگا۔“

کیا آپ کا موجودہ خلیفہ قسم اٹھا سکتا ہے کہ اس کے پیش رو مرزا ناصر نے یہ خط نہیں بھجوائے تھے، کیا قادیانی قیادت اس واردات سے انکار کر سکتی ہے؟ یہ ایک اٹل حقیقت ہے، رہتی دنیا تک آپ اس سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ تمہاری پیش رو، باخبر اور خود ساختہ، عقل مند قیادت کو یقین تھا کہ اسمبلی کا فیصلہ ہمارے حق میں آئے گا۔ مسلمانوں کے خلاف فیصلہ ہوگا۔ مسلمان احتجاج کریں گے، کچل دیئے جائیں گے۔ ۴، ۵ ستمبر کو خطوط پوسٹ کئے، ۶ ستمبر کو چھٹی ہوتی ہے۔ سات کو جب فیصلہ آئے گا، اسی دن یہ خط مسلمانوں کو ملیں گے۔ جب تحریک کچلی جاچکی ہوگی۔ مسلمانوں کے دل ٹوٹے ہوئے ہوں گے، تو یہ خط ہماری صداقت کی دلیل بن جائے گا۔ یہی وہ تمہاری قیادت کی خوش فہمیاں تھیں جس کے تحت تم بڑے کروفر کے ساتھ اسمبلی میں گئے تھے۔

خدا کی قدرت، حق، حق ہے۔ باطل، باطل ہے۔ جب اسمبلی میں حق وباطل ایک دوسرے کے سامنے آئے تو قرآنی حقیقت پھر ایک بار افق عالم پر جلوہ بار ہوئی۔ ”جاء الحق وزهق الباطل. ان الباطل كان زهوقا“ تمہارے خلیفہ وقیادت کی سب خوش فہمیاں بھول بھلیوں میں بدل گئیں، تمہاری خود ساختہ تمنائیں دم توڑ گئیں، تمہارے افسران، تمہارے جرنیل، تمہارا سرمایہ، مغرب کی سرپرستی وسفارشیں اور حکومت پر دباؤ سب ھباءً منثوراً ہوا۔ تو فتح کے زعم میں پہلے سے جو خط تیار کیا تھا، قومی اسمبلی کے فیصلہ کے ساتھ یہ بھی تمہارے چہروں کو تمہارے دلوں کی طرح سیاہ کر گیا۔

بجائے فتح کے شادیانے کے، یہ ذلت کا تازیانہ بن گیا۔ جسے تم آب حیات سمجھتے تھے، وہی تمہارے لئے ماء مسموم وزقوم بن گیا۔ تمہیں جو فتح کی امید تھی، وہ شکست اور پیام اجل بن گئی۔ تو اب اس سوال پر آگئے ہو۔ جب سوال کرنے کا وقت تھا، اس وقت سوال نہ کیا۔ جن سے اب سوال کرنا چاہئے تھا، ان سے سوال نہیں کر پائے۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا، بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ اب اس اسٹیج پر آگئے ہو۔

سوال کرنے والے قادیانیوں پر مجھے ترس آتا ہے، وہ جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے جس جرم کی بھٹی میں جل رہے ہیں، اس کی تلخی بھی اس سوال کے ذریعے میرے سامنے ہے۔ لیکن سوائے اس کے میں دعا کروں کہ اس جھوٹ کی حمایت کی بیگار سے اللہ تعالیٰ ان کو خلاصی نصیب فرمائیں۔

۵...... قادیانی حضرات اگر نہیں بھولے تو ان سے درخواست ہے کہ جب فیصلہ آپ کے خلاف ہوا، آپ کی تمام حسرتوں کا خون ہوگیا۔ پہلے تو عرصہ تک آپ خاموش رہے۔ پھر پتہ چلا کہ اسمبلی کی کارروائی کو ٹاپ سیکرٹ قرار دے کر سربمہر کردیا گیا ہے اور یہ حکومت نے آپ کی خجالت چھپانے کے لئے کیا۔ آپ کو حوصلہ ہوا کہ دل کی مراد بر آئی۔ پھر ملک گیر پروپیگنڈہ شروع کیا گیا کہ اسمبلی کی کارروائی کیوں نہیں شائع

کرتے۔ اگر کارروائی شائع ہو جائے تو آدھا ملک قادیانی ہوجائے۔ اتنا بڑا پروپیگنڈا ہوا کہ کان پک گئے۔ قومی اسمبلی کے اس وقت کے اسپیکر جناب صاحبزادہ فاروق علی خان صاحب کا بیان اخبارات میں شائع ہوا کہ قادیانی شکر کریں کہ اسمبلی کی کارروائی ان حالات میں شائع نہیں ہوئی۔ ورنہ پورے ملک میں قادیانی منہ اٹھانے اور آنکھ ملانے کے قابل نہ رہتے۔

اب جبکہ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے قومی اسمبلی کی قادیانی کیس کے متعلق مکمل کارروائی شائع ہوگئی ہے تو قادیانی بازی گر موٴقف پر موٴقف بدل رہے ہیں۔ یہ سوال بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس موقع پر یہ عرض کئے بغیر چارہ نہیں کہ اس اسمبلی کی کارروائی میں مرزا ناصر نے بھی کئی دن کی جرح کے بعد خود تسلیم کیا کہ مسلمان ملک کی اسمبلی کو کسی گروہ کے مسلم وغیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ کرنے اور اس سلسلہ میں قانون سازی کرنے کا مکمل حق حاصل ہے، مرزا ناصر کے قومی اسمبلی میں اس حقیقت کو تسلیم کرنے کا حوالہ اسلام آباد ہائی کورٹ کے فیصلہ بابت بحالی حلف نامہ میں بھی موجود ہے۔ بلکہ اس کیس میں ایک تنقیح بھی قائم ہوئی کہ اسمبلی یا عدالت کسی کو غیر مسلم قرار دے سکتی ہے؟ اسلامی اسکالرز جو عدالت کے طلب کرنے پر عدالت کی معاونت کے لئے پیش ہوئے، انہوں نے قرآن وسنت سے دلائل دیئے کہ حکومت وعدلیہ قانون سازی یا فیصلہ کرسکتی ہے۔ فیصلہ میں ہائیکورٹ کے جج نے ان دلائل کو فیصلہ کا حصہ بنایا ہے، ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ قادیانیوں سے گزارش ہے کہ دنیا بھر میں یہ اصول تسلیم کیا گیا ہے کہ اسمبلی قانون ساز ادارہ ہے۔ ایک آدمی غیر مسلم ہوکر خود کو دھوکہ سے مسلمان کہتا ہے تو اس کی دھوکہ دہی کو روکنے کے لئے قانون سازی حکومت کے ذمہ فرض ہے، تاکہ معاشرے کو انتشار سے بچایا جاسکے۔

ان تمام حقائق کے باوجود بھی قادیانی اگر اشکال کرتے ہیں تو انہیں یقین کرنا چاہئے کہ تم ایک ایسی بات کہہ رہے ہو جس میں تم اکیلے ہو۔ کوئی انصاف پسند آپ کے ساتھ نہیں۔ حتیٰ کہ مرزا ناصر تمہارے خلیفہ، تمہاری جماعت بھی تسلیم کرچکی ہے کہ حکومت کو ”مسلم کون غیر مسلم کون؟“ اس پر قانون سازی کا حق حاصل ہے۔

قادیانی ضمنی سوال نمبر۱:

”ہماری جماعت کو صرف اس لئے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، کیونکہ ان کے خلاف فیصلہ کرنے والے اکثریت میں تھے۔“

جواب:

جواباً عرض ہے کہ اس سوال کا سادہ الفاظ میں مقصد یہ ہے ”کہ مرا تو اس لئے کہ سانس نہیں آتا تھا۔“ نہیں معلوم کہ قادیانی اس سوال سے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ جب ایک قانون ساز ادارہ میں قانون سازی کے لئے کوئی چیز پیش ہوتی ہے تو اختلاف رائے کی صورت میں فیصلہ ہمیشہ اکثریت کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔ تو اس میں اعتراض کی کیا بات ہے؟

قادیانی معترض کا یہ کہنا کہ ”وہ اکثریت میں تھے“ یہ کہہ کر بھی دھوکہ دے رہے ہیں کہ گویا کچھ ممبران کے ووٹ قادیانیوں کے ساتھ بھی تھے، لیکن وہ تھوڑے تھے۔ اگر یہ بات کرنا مطلوب ہے تو میرے خیال میں مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کے بعد یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے، اکثریت، اقلیت کی بات نہیں۔ قادیانیوں کے کفر کا مسئلہ جب پیش ہوا، پوری قومی اسمبلی کے اراکین نے متفقہ فیصلہ دیا۔ ایک ممبر نے بھی مخالفت نہیں کی کہ قادیانیوں کو کافر نہ کہو۔ تو یہ اکثریتی فیصلہ نہیں، بلکہ متفقہ فیصلہ ہے۔ ”اکثریت فیصلہ کرنے والوں کی ہمارے خلاف تھی“ کا تأثر دے کر بھی قادیانی دنیا کو دھوکہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ پوری اسمبلی میں موجود تمام حضرات اراکین نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی قرارداد کے حق میں ووٹ دے کر متفقہ فیصلہ کیا تھا۔

قادیانی ضمنی سوال نمبر۲:

”قادیانی مربی نے پروگرام میں کہا کہ کوئی شخص کسی کو اختلاف کی صورت میں ذاتی حیثیت میں تو غیر مسلم سمجھ سکتا ہے، مگر حکومت کو یہ حق حاصل نہیں۔“

جواب:

قادیانی ذاتی وحکومتی بحث میں الجھا کر اپنے مردہ ضمیر کو کذب ودجل کا گلوکوز دینا چاہتے ہیں۔ جو شخص یا جماعت جس کا بھی فیصلہ جس ادارہ کے پاس جائے گا، وہ کیس کی نوعیت کے اعتبار سے فیصلہ دے گا۔ کیس شخصی ہوگا تو فیصلہ شخصی ہوگا۔ کیس جماعتی حیثیت کا ہوگا تو فیصلہ جماعت کے متعلق ہوگا۔ کفر واسلام کا فیصلہ عقائد پر ہوگا۔ عقیدہ کفریہ فرد کا ہے تو فرد پر کفر کا فیصلہ ہوگا۔ عقیدہ کفریہ جماعت کا ہے تو کفر کا فیصلہ جماعت کے متعلق صادر ہوگا۔

پوچھا جاسکتا ہے کہ کیا مسیحی افراد پر غیر مسلم ہونے کا فیصلہ من حیث الفرد ہوگا یا من حیث الجماعت، جب وہ جماعت ہیں تو فیصلہ جماعت کے متعلق ہوگا کہ وہ امت محمدیہ کا حصہ نہیں۔ کیا

ایک مسیحی کو غیر مسلم کہہ سکتے ہیں، جماعت کو نہیں؟ قادیانیوں نے اس سوال میں ایسی احمقانہ بات کہی ہے کہ ان کے دماغی افلاس پر ترس آتا ہے۔ یہ سوال تو دائیں بائیں جوتے کی تمیز سے عاری شخص کی نحوست لگتا ہے۔

جھوٹے نبی کو ماننے والے ایک جماعت ہیں۔اب صرف افراد پر نہیں، پوری جماعت پر فتویٰ لگے گا۔ ہاں اس حکم کے نفاذ کے درجات ہیں۔اگر کفر کا فیصلہ مفتی کا ہے تو وہ عدالت کے فیصلہ سے نافذ ہوگا۔اگر فیصلہ قانون ساز ادارہ کا ہے تو یہ حکومتی فیصلہ ہوگا جو حکومتی قانون سے نافذ ہوگا۔

قادیانی اگر یہ بات سمجھنے کے لئے سنجیدہ اور غیر جانب دار ہوں، تو ایک مثال سے سمجھنا آسان ہوگا اور یہ وہی بات ہے جو مرزا ناصر نے قومی اسمبلی میں تسلیم کی۔مثلاً ایک مسلم حکومت کے تعلیمی ادارہ میں غیر مسلم کے لئے سیٹ مختص ہے، ایک مسلمان محض داخلہ کے لئے جھوٹا ڈکلریشن داخل کرتا ہے کہ میں غیر مسلم ہوں۔تو غیر مسلم داخلہ کا امیدوار اس جھوٹے ڈکلریشن کو چیلنج کرسکتا ہے کہ نہیں؟ کہ یہ شخص جھوٹ بول کر میرا حق مار رہا ہے۔اس کی درخواست پر پرنسپل فیصلہ کرنے کا پابند ہے کہ آیا داخلہ کا خواہش مند سچ بول رہا ہے یا جھوٹ بول کر محض دھوکہ سے دوسرے کا حق مارنا چاہتا ہے۔دنیا میں ایک بھی عقل مند ایسا نہیں جو یہ کہے کہ پرنسپل کو فیصلہ کا حق حاصل نہیں۔یہی کیس مجاز عدالت میں چلا جاتا ہے تو عدالت کے لئے فیصلہ کرنا لازم ہوگا کہ غیر مسلم اقلیتی سیٹ پر یہ داخلہ کا امیدوار مسلمان ہے یا غیر مسلم؟

اس مثال سے مرزا ناصر نے تسلیم کیا کہ ہاں فیصلہ کرنا ہوگا کہ مسلم کون ہے اور غیر مسلم کون ہے؟ سیٹ کس کا حق ہے، کس کو ملنی چاہئے۔جس نے جھوٹ بول کر داخلہ لے لیا ہے، اس کے خلاف عدالت فیصلہ کی مجاز نہیں تو کیا گھسیٹی کا بیٹا یا ٹیچی کا چیتا فیصلہ کرے گا؟ عدالت، قانون ساز ادارے، حکومت اور پھر اس کی قانون سازی کو چیلنج کرنا، روٹی پر راکھ رکھ کر کھانے والے کے احمقانہ اقدام سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

قادیانی جماعت امت مسلمہ کو کافر کہے تو قادیانیوں کے نزدیک اس کو حق حاصل ہے لیکن اگر حکومت یا اس کے منتخب قانون ساز ادارے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنیاد پر غیر مسلم اقلیت قرار دیں تو پارلیمنٹ کو اس کا حق حاصل نہیں؟

قادیانی ضمنی سوال نمبر۳:

جھوٹے اور سچے کے فیصلہ کا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے۔

جواب:

جھوٹ اور سچ، کفر واسلام، دن اور رات، حق اور ناحق کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں شناخت کرادی ہے۔کالا اور گورا، اندھا اور بینا، احمق اور عقل مند کی دنیا میں شناخت نہ ہوسکے تو ایک منٹ کے لئے دنیا کا نظام نہ چل سکے۔اسی طرح مومن وغیر مومن، مسلم وغیر مسلم کی تمیز کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت میں راہنمائی رکھ دی ہے۔

ورنہ نظام ہی قائم نہ رہے۔کفر واسلام، مومن وغیر مومن، حق وباطل کی تمیز پر شریعت کا نظام چل رہا ہے اور چلے گا۔البتہ سچے اور جھوٹے کی جزاء وسزا کا اللہ تعالیٰ فیصلہ قیامت کے روز فرمائیں گے۔بایں ہمہ بعض مجرموں کو دنیا میں سزا دے کر نمونہ عبرت بنایا جاتا ہے۔ جب کہ ’’ولعذاب الاخرۃ اکبر‘‘ بھی حق ہے۔باقی اس کے علاوہ ہٹ دھرمی اور باطل ہے، جیسا کہ یہ قادیانی اعتراض ہے۔

قادیانی ضمنی سوال نمبر۴:

’’قادیانی مربی نے پروگرام میں کہا ہے کہ قادیانی سربراہوں کی طرف سے اپنی تحریروں میں غیر قادیانیوں کو کافر لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ غیر قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانا، اس لئے وہ مرزا قادیانی کے کافر ہیں۔ ورنہ قادیانی جماعت کسی کو غیر مسلم نہیں سمجھتی۔‘‘

جواب:

اللہ رب العزت اس تاویل ودجل کرنے والے قادیانی کو ہدایت نصیب کریں۔انہیں یہ بھی پتہ نہیں کہ ان کی جماعت کا لٹریچر مسلمانوں کے بارے میں کیا کہتا ہے:

مرزا نے کہا ہے کہ:’’ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں۔‘‘ (تذکرہ ص۶۰۷، طبع چہارم)

مرزا نے کہا ہے کہ:’’جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا، وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔‘‘(تذکرہ ص۳۳۶ طبع چہارم)

ان دونوں عبارتوں میں دنیا بھر کے مسلمان جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے، وہ سب مسلمان نہیں ہیں بلکہ وہ سب جہنمی ہیں۔ وہ صرف مرزا کے کافر نہیں، بلکہ حقیقی کافر ہیں کہ خدا اور اس کے رسول کے نافرمان ہیں۔

مرزا محمود نے کہا ہے کہ’’کُل مسلمان جو حضرت مسیح موعود(ملعون قادیان) کی بیعت میں شامل نہیں، خواہ انہوں نے مرزا کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔‘‘(آئینہ

صداقت ص۳۵، انوار العلوم ج۶ ص۱۱۰)

"غیر احمدیوں (مسلمانوں) کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔" (انوار خلافت ص۸۹، انوار العلوم ج۳ ص۱۴۷)

"ہمارا فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔" (انوار خلافت ص۹۰، انوار العلوم ج۳ ص۱۴۸)

"غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔" (انوار خلافت ص۹۱، انوار العلوم ج۳ ص۱۴۸)

"جس طرح ہندو وعیسائی کے چھوٹے بچے کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں، غیر احمدی (مسلمانوں) کے بچے کا بھی جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔" (انوار خلافت ص۹۳، انوار العلوم ج۳ ص۱۵۰)

اب قادیانی سائل کے پہلو میں دل کی جگہ پتھر نہیں تو وہ ان حوالہ جات پر غور کرے کہ "قادیانی جماعت کسی فرد کو غیر مسلم سمجھتی ہے یا پوری دنیا کے مسلمانوں کو عیسائی، ہندو کی طرح غیر مسلم سمجھتی ہے۔" قادیانی! کرم خاکیو! بس کرو کب تک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے گورکھ دھندا میں غرقاب رہوگے۔ آخر مرنا ہے یا نہیں، آخرت کی سزا وجزاء کو مانتے ہو یا نہیں؟

قادیانی سائل کا یہ کہنا کہ قادیانی جماعت کسی کو غیر مسلم نہیں سمجھتی۔ یہ دعویٰ بھی خوب ہے، کیا قادیانی ابوجہل، ابلیس، فرعون کو بھی کافر نہیں سمجھتے؟ ایک ایسی بات کہنا جس کے نتائج بھگتے نہ جاسکیں، ایسی حماقت ہے، جس کا تدارک کرنا تمہارے لئے ممکن نہیں۔ ہاں اگر ابلیس کافر تھا تو ہمارے نزدیک مرزا قادیانی ابلیس سے بھی بدتر کافر ہے۔ جس طرح تمہارے نزدیک ابلیس کافر، ہمارے نزدیک مرزا کافر۔ ہاتھ لا استاذ! کیسی کہی۔ (جاری ہے)

خاتم النبیین ﷺ کی قرارداد کی منظوری پر یوم تشکر

بہاولپور (محمد شفیع چغتائی) سینیٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارداد کی منظوری پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور نے یوم تشکر منایا۔ اس سلسلہ میں ایک شاندار تقریب ۲؍جولائی ۲۰۲۰ء کو بہاولپور پریس کلب میں منعقد کی گئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا، تقریب کے میزبان مولانا محمد اسحاق ساقی نے کہا کہ اس قرارداد کی کسی ایک رکن نے بھی مخالفت نہیں کی، یہ سب لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب کرے۔ بریلوی مکتب فکر کے قاری ذوالفقار احمد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام جن لوگوں نے کیا ان کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے کیا، قرارداد کی منظوری میں کردار ادا کرنے والوں کی پشت پر علماء کرام اور بزرگوں کا ہاتھ ہے جن لوگوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ان کا انجام برا ہوا۔ سینئر قانون دان ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ اس قرارداد کے پاس ہونے پر ہم سب اراکین پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، اس سے ہمیں سبق ملتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ ہم اپنے کردار سے اپنے آپ کو ایک بہتر انسان ثابت کریں، پاکستان کی بقا ہماری بقا ہے۔ پریس کلب میں صدر پریس کلب نصیر احمد ناصر صاحب کو "تحریک ختم نبوت ۱۹۳۴ء سے لے کر ۲۰۱۹ء تک" کی دس جلدوں پر مشتمل کتابوں کا ایک سیٹ پیش کیا گیا۔ اس موقع پر جناب نصیر احمد ناصر نے کہا کہ جن لوگوں نے قرارداد پیش کی ہے، ان کے لئے یہ ذریعۂ نجات ہے۔ جماعت اسلامی کے امیر خالد بن جلیل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرارداد کا پاس ہونا بہت بڑا اعزاز ہے۔ جمعیت علماء اسلام پنجاب کے نائب امیر، ممتاز عالم دین سیّد مفتی محمد مظہر اسعدی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہماری شناخت ہے۔ ہمارے ملک کی فوج اسلام کے نام پر وجود میں آنے والے ملک کی فوج ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کریں تو ہم ان کے ساتھ ہیں۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اقلیتوں کا تحفظ کیا۔ عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف لکھی جانے والی تمام کتب ضبط کی جائیں۔ جمعیت علماء اسلام بہاولپور کے امیر مولانا غلام یاسین صدیقی نے کہا کہ کامیابی اتحاد سے مقدر ہے، ہمارے اکابر اچھے کام کی تعریف کرتے ہیں اور غلط کام پر گرفت کرتے ہیں، ہماری عداوت اور محبت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، ملک میں دینی مدارس بند، تبلیغی جماعت کا کام بھی بند ہے، ملک میں شریعت نافذ کی جائے، مدارس کو کھولا جائے بھارت میں مساجد گرائی جارہی ہیں اور ہم مندر کی تعمیر کررہے ہیں۔ تقریب کے آخر میں مفتی اعظم بہاولپور شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ مفتی عطاء الرحمٰن صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرارداد کا پاس کرنا آسان ہے، اصل کام یہ ہے کہ اس پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔ یہ تقریب مفتی صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

پانچ روزہ سالانہ

تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس، کراچی

ضبط وترتیب:مولانا محمد قاسم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیراہتمام تقریباً گیارہ برس سے ہر سال عیدالاضحیٰ کی تعطیلات میں دینی وعصری تعلیمی اداروں کے طلبا اورعوام الناس کے لئے ’’تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس‘‘ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ یہ کورس دفتر ختم نبوت (پرانی نمائش، چورنگی) کی جامع مسجد باب الرحمت میں ہوتا ہے۔اس کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما و مبلغین، کراچی کے مختلف اور بڑے مدارس کے علماء اور اساتذہ حدیث، جید و ماہرین فن علماء کرام درس دیتے ہیں۔حسب سابق اس سال بھی یہ کورس منعقد ہوا، چونکہ موجودہ وبائی صورت حال کی بناپر تعلیمی ادارے بند تھے اورعیدالاضحیٰ کے فوری بعد دینی مدارس کا تعلیمی سلسلہ شروع ہونے کی توقع تھی، اس بناپر امسال کورس کا انعقاد عیدالاضحیٰ سے پہلے کیا گیا۔ یہ بارہواں سالانہ کورس تھا، جس کا دورانیہ پانچ دن (۲۵ تا۲۹ رجولائی ۲۰۲۰ء) تھا اورروزانہ صبح ۷:۳۰ تا۱۲ بجے دوپہر اوقات تعلیم مختص تھے۔ اس سال کورس میں داخلہ لینے والے طلبا کی تعداد ۲۵۰ تھی، جن میں تقریباً ۱۸۰ طلبا روزانہ اسباق میں شریک رہے اوران کی باقاعدہ روزانہ حاضری بھی ہوتی رہی، روزانہ کورس کے طلبا کوظہرانہ بھی دیا جاتا رہا۔کورس کے اختتام پرامتحان بھی لیاگیا، جن میں ۱۵۰ طلبا نے شرکت کی اورامتحان دیا۔امتحانی نتائج اور تقسیم انعامات کی تقریب ان شاء اللہ! ۲۰ر اگست ۲۰۲۰ء بروز جمعرات ہوگی، جس کی رپورٹ آپ آئندہ کسی شمارے میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ سردست کورس کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

پہلا دن، ۲۵ر جولائی بروزہفتہ: صبح ۷:۳۰ بجے تلاوت کلام پاک سے کورس کا آغاز ہوا، بعدازاں حاضری لی گئی۔اس کے بعد پہلا سبق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع جنوبی کے ذمہ دارمولانا محمد کلیم اللہ نعمان نے پڑھایا، آپ کا عنوان تھا: ’’قادیانیوں سے چند سوالات‘‘۔ جس میں آپ نے کہا کہ قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرکے نبوت حاصل کرلی، لہٰذا اب نجات کے لئے مرزا قادیانی پرایمان لانا ضروری ہے،تو ہم پوچھتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نبوت مل سکتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اتباع کرنے سے نجات بھی ہوسکتی ہے،لہٰذا اب کسی اور پرایمان لانے کی ضرورت باقی نہیں رہی، جب یہ بات ہے تو مرزا کے دعویٰ نبوت کی کیا حیثیت رہی اوراب اس پرایمان لانے کا کیا مطلب ہوا؟ سو ثابت ہوا کہ مرزا جھوٹا تھا۔دوسرا سوال یہ ہے کہ مرزا کی پیدائش ۱۸۴۰ء یا ۱۸۳۹ء میں ہوئی اوراس کے کفریہ دعاوی کا سلسلہ ۱۸۸۰ء میں شروع ہوا جبکہ ۱۹۰۸ء میں وہ مرگیا تو ۱۸۸۰ء سے پہلے جب وہ ختم نبوت اور حیات مسیح علیہ السلام کے عقائد کا قائل تھا،تب وہ سچا تھا یا ۱۸۸۰ء کے بعد جب اس نے نبوت اور مسیحیت وغیرہ کے مختلف دعاوی کئے،تب وہ سچا تھا؟ لازماً ایک ہی صورت میں سچا ہوسکتا ہے اوردوسری صورت میں وہ جھوٹا ہوگا۔ حالانکہ اللہ کا نبی کبھی جھوٹ نہیں بولتا، وہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے، جبکہ مرزا کی زندگی کے دوادوار (دعاوی سے پہلے اور بعد) میں سے وہ کسی ایک میں سچا اور دوسرے میں جھوٹا ہے،تو یہ بتائیں کہ جھوٹا اللہ کا نبی کیسے ہوسکتا ہے؟ پس ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی خدا کا نبی نہیں تھا۔

دوسرا سبق: ’’لاہوری جماعت کی حقیقت‘‘ اس عنوان پرعالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن نے گفتگو کرتے ہوئے لاہوری جماعت کی حقیقت پر روشنی ڈالی اور بتلایا کہ لاہوری جماعت کا قیام ۱۹۱۴ء میں قادیانیوں کے دوسرے سربراہ حکیم نورالدین کی موت کے بعد اس وقت ہوا جب قادیانیوں کا ایک طبقہ مرزا قادیانی کے کم سن بیٹے مرزا محمود کو سربراہ بنانے کا خواہش مند تھا

جبکہ دوسرا طبقہ مرزا قادیانی کے پرانے مرید محمد علی لاہوری کو تخت پر دیکھنا چاہتا تھا، سو یہ جھگڑا دو الگ الگ جماعتوں کی تقسیم پر منتج ہوا۔ مرزائی/ قادیانی کہلانے والوں کا سربراہ مرزا محمود بنا جبکہ لاہوری مرزائی کہلانے والوں نے محمد علی لاہوری کو اپنا پیشوا بنالیا۔ یہ خالصتاً سیاسی اختلاف اور کرسی کی رسہ کشی کا جھگڑا تھا، لیکن لاہوریوں نے فریب سے کام لیتے ہوئے اسے مذہبی رنگ دے دیا اور اپنے مذہبی عقائد میں یہ دو باتیں شامل کرلیں: (۱) مرزا غلام احمد قادیانی نبی نہیں بلکہ مسیح موعود تھا، (۲) مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار مرزائی/ قادیانی/ غلام احمدی کافر نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ یہ محض ڈھکوسلا ہے کیونکہ مرزا نے جب خود نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو اس دعوے پر اسے کافر و دجال و کذاب ماننے کی بجائے ''مسیح موعود'' ماننا چہ معنی دارد؟ اور جب مرزا اور اس کے پیروکاروں کی تکفیر پر امت کا اتفاق و اجماع ہے تو انہیں کافر نہ سمجھنا خود کفر ہے۔

تیسرا سبق: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کورنگی کے ذمہ دار مولانا محمد عادل غنی نے ''قادیانی کفریات'' کے عنوان پر لیکچر دیتے ہوئے بتلایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خدائی کا دعویٰ کیا، (کتاب البریہ، ص:۷۸)۔ اس نے انبیاء کرام علیہم السلام کی شان اقدس میں بدترین گستاخی کی، خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں تو توہین کی حد ہی کردی اور ان پر شراب نوشی کا الزام عائد کیا، (کشتی نوح، حاشیہ، ص:۱۲۰)۔ نیز مرزے نے قرآن کریم کے معنی و مفہوم میں تحریف کرتے ہوئے کئی آیات کریمہ کا مصداق خود کو ٹھہرایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کریمہ میں نازل ہونے والی آیات کو خود پر چسپاں کیا۔ یہ تمام کفریات خود اس کی کتابوں میں موجود ہیں اور قادیانی/ مرزائی ان کتابوں کو چھاپتے اور اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ ان واضح اور بدترین کفریات کے ہوتے ہوئے قادیانیوں کا کفر روز روشن کی طرح آشکارا ہوجاتا ہے۔ (ان دونوں اسباق کا دورانیہ ۸تا۹ بجے تھا)

چوتھا سبق: آج کے چوتھے سبق کے مدرس مولانا الطاف الرحمٰن عباسی مدظلہ (شیخ الحدیث جامعہ قرطبہ، کلفٹن) تھے، جن کا موضوع ''عقیدۂ ختم نبوت میں قادیانی تاویلات کارد'' تھا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کو عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ہونے سے بچانے کے لئے یہ تاویل کرتے ہیں کہ: ''اس نے غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا ہے، یعنی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شریعت کا متبع نبی ہے، الگ مستقل نبی نہیں۔'' ہمارے مہمان مدرس جید عالم دین ہیں، انہوں نے اس تاویل کے تاروپود بڑے واضح دلائل سے بکھیر دیئے اور حاضرین کو آگاہ کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی موت سے صرف تین دن قبل ایک خط میں خود کے مستقل اور صاحب شریعت و رسالت نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ خط اس کی موت کے روز ''اخبار عام'' لاہور میں ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء کو شائع ہوا۔ (مجموعہ اشتہارات، ج:۳، مباحثہ راولپنڈی، ص:۱۳۶)

پانچواں سبق: ''قرآنی آیات میں قادیانی تاویلات کے جواب'' کے عنوان پر جامعہ سیّدنا علی المرتضیٰؓ (ایئرپورٹ) کے مہتمم مولانا منظور یوسف مدظلہ نے درس دیتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہوئے قرآن کریم کی ایک آیت: ''وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا'' (النساء:۶۹) کے معنی میں تحریف کرتے ہوئے

قادیانی نوجوان کا قبول اسلام

گوجرانوالہ (حماد ارشد) محترم جناب جاوید اقبال ایڈوکیٹ سیشن کورٹ گوجرانوالہ کی محنت سے ان کے معاون ایڈوکیٹ وقاص احمد خان ولد الیاس احمد خان سکنہ گوجرانوالہ نے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہاشمی کالونی میں 5/اگست 2020ء بروز بدھ صبح 10:00 بجے مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ اور مفتی غلام نبی ضیاء نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ہاتھ پر قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے اسلام قبول کرلیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ نے باقاعدہ تقریب سعید کا انتظام کیا ہوا تھا۔ وقاص احمد کے قبول اسلام کی خوشی میں مٹھائی تقسیم کی گئی، پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ وقاص احمد خان نے کہا آج میرے لئے انتہائی خوشی کا دن ہے کہ میں کفر کے اندھیرے سے نکل کر اسلام کی روشنی کی طرف آیا ہوں۔ اس پر میں جناب ایڈوکیٹ جاوید اقبال اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بے حد مشکور ہوں۔ تقریب کے اختتام پر تمام شرکاء تقریب نے وقاص احمد خان کو گلے مل کر مبارک باد دی اور وہ منظر قابل دید تھا۔

کہتے ہیں کہ اللہ ورسول کی اطاعت سے انسان خدا کا نبی بن سکتا ہے۔ حالانکہ اس آیت میں ''مع'' کا لفظ مذکور ہے اور ''معیت'' سے یہ لازم نہیں آتا کہ جو منصب انبیاء ورسل کو حاصل ہے وہ ان کے ساتھی ورفیق کو بھی مل جائے۔ اگر گھر کا ملازم گھر کے مالک کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتا ہے تو اس معیت ورفاقت سے کیا یہ سمجھا جائے گا کہ وہ ملازم گھر کا مالک بن گیا ہے؟ ہرگز نہیں! پس قادیانیوں کی یہ تاویل سراسر باطل ہے اور قرآن کریم میں بدترین تحریف کی ناکام کوشش ہے۔

چھٹا سبق: مولانا شفیق احمد بستوی مدظلہ جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات (محمد علی سوسائٹی) کے مہتمم ہیں، آج پہلے دن کا آخری سبق آپ نے ۱۱تا۱۲ بجے ''عقیدۂ ختم نبوت، قرآن وحدیث کی روشنی میں'' کے عنوان پر پڑھایا، آپ نے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت قرآن کریم کی کم وبیش سو آیات کریمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریباً دوسو دس احادیث سے ثابت ہے۔ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر۴۰: ''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا.'' اس عقیدہ پراتنی ظاہروباہر ہے کہ کسی پر مخفی نہیں، نیز دیگر کئی آیات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی نبوت و رسالت کا اعلان صرف تمام انسانیت اور مخلوقات ہی نہیں بلکہ تمام جہانوں کے لئے تاقیامت کردیا ہے۔ نیز احادیث طیبہ میں شارحِ اسلام حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ختم نبوت کا بدیہی اعلان کیا ہے اور اپنے بعد دعویٰ نبوت کرنے والوں کو دجال وکذاب قرار دیا ہے۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت سے قبل جھوٹے مدعیان نبوت کی آمد کی خبر بھی دی ہے اور ان سے بچنے کا علاج اپنی ختم نبوت میں مضمر بتلایا ہے۔ علاوہ ازیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہوئے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی وضاحت بالصراحۃ ضروری سمجھی کہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ تاکہ کسی کا ذہن کسی صحابی کے نبی ہونے کی طرف نہ جائے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل لوگ ''صحابہ کرام'' نبی نہ ہوسکے تو کسی اسود عنسی، کسی مسیلمہ کذاب اور کسی مرزا غلام احمد قادیانی کا نبی ہونا تو: ''ایں خیال است ومحال است وجنوں۔''

(جاری ہے)

علماء کرام کا اجلاس

کراچی (محمد ابراہیم عابدی) دین اسلام اللہ رب العزت کا پسندیدہ اور آخری دین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی اور نئے نبی نے نہیں آنا، یہ عقیدہ ختم نبوت ہے۔ اس کا تحفظ امت کا طرۂ امتیاز ہے۔ جماعتی سطح پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس کی پاسبان اور داعی ہے۔ رب کریم ہر مسلمان کو اس کاز کا حصہ بننے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔ گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ایم پی آر کالونی کے زیراہتمام اکابر علماء کرام کا ایک اہم اجلاس شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی امداداللہ مدظلہ کی زیرسرپرستی جامع مسجد البدر میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں علاقہ بھر کے جید علماء کرام، نوجوان خدام ختم نبوت نے بھرپور شرکت کی اور اس عزم کا اظہار کیا کہ انشاءاللہ اس حلقہ میں کام کو مربوط، منظم اور مضبوط کیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے اجلاس کی غرض وغایت اور اہمیت سے شرکاء مجلس کو آگاہ کیا، مجلس کی روزمرہ کی کارگزاری اور عزم وہمت پر تفصیلی روشنی ڈالی اور اس عقیدہ کی حفاظت کے لئے مجلس کی گرانقدر خدمات کو مختصر الفاظ میں پیش کیا۔ بحمداللہ تعالیٰ تمام سامعین نے ان تمام کوششوں کی تحسین کی اور مجلس کے وجود کو ملت اسلامیہ کے لئے ایک عطیہ خداوندی گردانا۔ مولانا نے کہا کہ تمام حاضرین اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ لولاک رسالہ کے مستقل خریدار بنیں۔ ماہانہ مجلس میں شرکت کریں۔ مہینہ میں ایک مرتبہ کام کے لئے مشورہ کریں، تمام شرکاء نے یقین دہانی کرائی کہ ہر قیمت پر پابندی کی جائے گی۔ اجلاس میں مولانا عنایت الرحمٰن، مولانا محفوظ الرحمٰن، مولانا اعظم خان، مولانا ابراہیم حسین، مولانا محمد غزالی، مولانا قابل شاہ، مولانا محمد اعجاز، مولانا عطاء الرحمٰن، بھائی محمد قاسم، مولانا ثناءاللہ، مفتی بختیار احمد، مولانا محمد شافع، حافظ سیف الرحمٰن، بھائی محمد وسیم یاسین، مولانا احسان اللہ معتبر، بھائی محمد صالح، بھائی محمد آصف، بھائی عبدالحمید، قاری اکرم، مولانا نوید اللہ، مولانا محمد امین، مولانا عبدالسلام، مولانا رومان، بھائی ارشادالحق، مولانا آصف، قاری عبیداللہ، مولانا شیرعلی، مولانا شیرباز اور مولانا ضیاءالرحمٰن حقانی شریک ہوئے۔ اجلاس کا اختتام بلال مسجد کے امام مولانا حبیب اللہ پاک بندی کی دعا سے ہوا۔

مرکزی منتظمہ (عاملہ) کا اجلاس

ملتان.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس منتظمہ (عاملہ) کا اجلاس ۲۰ر جون ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر تا نماز عصر مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم نے علالت کے باوجود شرکت فرمائی اور ظہر سے عصر تک پورے اجلاس میں بیٹھ کر ایجنڈا کو نہ صرف سنا بلکہ راہنمائی بھی فرمائی۔ اجلاس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا حافظ محمد انس، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شرکت کی۔ اجلاس میں طے ہوا کہ کوئٹہ دفتر کی خریداری کے لئے مقامی جماعت کے اعتماد پر انہیں رقم ارسال کی جائے اور کوئٹہ جماعت کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنا اکاؤنٹ چالو کرائیں تا کہ رقوم کی ترسیل و وصولی میں سہولت رہے۔

۱:... اجلاس میں طے کیا گیا کہ مجلس کی ممبر سازی ہر تین سال کے بعد کی جاتی ہے اور جن مہینوں کے لئے مجلس کے اجلاس میں طے ہوا انہیں مہینوں تک محدود رکھا جائے اور بعدازاں ممبر سازی بند کر دی جائے استعمال شدہ اور غیر مستعملہ بکیں مرکز کو واپس بھیجی جائیں تاکہ جماعت کے بزرگوں کے زمانہ کے طے شدہ طریقہ کار میں تبدیلی نہ ہو۔

۲:... مجلس کی ممبر سازی اور جماعتوں کی تشکیل سیاسی جماعتوں کی طرح نہیں ہوتی۔ مجلس میں جو امیر بنا دیا جائے یا دیگر عہدہ جات

خبروں پر ایک نظر

جنہیں دیئے جائیں یہ اعزاز ہے، اسے اکھاڑ پچھاڑ سے بچایا جائے۔

۳:... دوسری جماعتوں سے نکالے گئے حضرات کو عہدے سپرد نہ کئے جائیں تا کہ دوسری جماعتوں سے اختلافات نہ ہوں۔ ختم نبوت کا فورم خالصتاً دینی فورم ہے اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چوکیداروں کا فورم ہے۔ اس میں اختلاف وانتشار سے بچنے کی حتی الامکان کوشش کی جائے۔

مرکزی شوریٰ کا اجلاس دفتر مرکزیہ میں ہوگا، تاریخ کا تعین کراچی کے احباب کے مشورہ کے بعد حضرت الامیر دامت برکاتہم کی منظوری کے بعد رکھا جائے گا۔

لاک ڈاؤن کی وجہ سے جہاں دیگر دینی اداروں کی آمدنی متاثر ہوئی وہاں مجلس کی آمدنی بھی خاصی متاثر ہوئی۔ اس لئے مبلغین، مدارس کے اساتذہ کرام، دفاتر کے عملہ کی تنخواہوں اور وظائف میں اضافہ شوریٰ کے اجلاس کے موقع پر ہوگا۔ شوریٰ کے اجلاس سے ایک دن پہلے منتظمہ کے اجلاس میں وظائف میں اضافہ شوریٰ کی منظوری کے ساتھ ہوگا۔

اجلاس میں سندھ اسمبلی کی قرارداد جس میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ خاتم النبیین لکھنے کی منظوری دی گئی کا خیر مقدم کیا گیا۔ قومی اسمبلی اور سینیٹ سے بھی ایسی قرارداد لانے اور منظور کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں ماہ رواں میں وفات پانے والے بزرگوں، علماء کرام، مشائخ عظام، مفکر اسلام حضرت علامہ خالد محمودؒ، مولانا سعید احمد پالن پوریؒ، مولانا عزیز احمد بہلویؒ، مولانا شمس الدین انصاریؒ بہاولپور، شیخ الحدیث مولانا عبدالروفؒ امیر مجلس اسلام آباد، قاری تصور الحق لندن، الحاج حافظ صغیر احمدؒ لاہور، مولانا مفتی راشد مدنی مبلغ رحیم یار خان کے بھائی زاہد اسلم، سسر حاجی محمد صدیق و دیگر علماء کرام کی وفات حسرت آیات پر قلبی رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور مذکورہ بالا علماء کرام، مشائخ عظام کی مرحوی کو بہت بڑی محرومی قرار دیتے ہوئے ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

استغفار کی فضیلت

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ”استغفر اللّٰہ العظیم الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ“ تین مرتبہ پڑھ لے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں، خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (تنبیہ الغافلین ص:۱۱۷)

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

چوہدری عبدالستار کی رحلت

چوہدری عبدالستار دریا خان کی دین دار فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی، کچھ عرصہ قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ ملتان میں تشریف لائے اور فرمایا کہ میری اولاد اور والی وارث تو کوئی نہیں ہے، میں اپنا مکان جو دریا خان ضلع بھکر میں ہے مجلس کو وقف کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے کاغذات کی تکمیل کرکے وقف نامہ مجلس کے سپرد کر دیا اور درخواست کی کہ مجلس اسے ختم نبوت کی تحریک کے لئے استعمال کرے۔ موصوف کی ستر سال سے زائد عمر ہوگی اور اس دوران وہ بیمار ہوگئے۔ ایک قریبی ہمسایہ جناب محمد ناصر نے ان کے خورد ونوش اور دیکھ بھال کا نظم اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ محمد ناصر انہیں تین وقت اپنے گھر سے کھانا لا کر کھلاتے۔ ۱۹؍جون ۲۰۲۰ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد کو معلوم ہوا انہوں نے مرکز میں اطلاع کی۔ مرکز نے انہیں فی الفور دریا خان جاکر تجہیز وتکفین اور جنازہ میں شرکت کی ہدایت کی۔ ان کی نماز جنازہ دریا خان جامع مسجد الفردوس کے امام مولانا قاری محمد ساجد کی امامت میں ادا کی گئی اور انہیں رحمت خداوندی کے سپرد کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم کی ہدایت کے مطابق مولانا حافظ محمد انس، مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ کی رفاقت ومعیت میں دریا خان حاضری ہوئی۔ برادرم محمد ناصر، مولانا محمد ساجد اور دیگر رفقاء سے تعزیت کی اور مرحوم کی مغفرت کی دعا کی۔ نیز ایک جماعتی ساتھی محمد عرفان کے ماموں کی وفات پر ان سے بھی تعزیت کا اظہار کیا۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

چوہدری محمد یونس رحیم یار خان کی وفات

چوہدری محمد یونس ہمارے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے سابق ناظم اعلیٰ قاری عبدالخالق کے برادر نسبتی تھے۔ قاری عبدالخالق احرار خواجہ برادری سے تعلق رکھتے تھے اور ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان کے قریب کے رہنے والے تھے۔ ان کا نکاح ان کی چچازاد سے ہوا تھا، جو دیہات کی رہنے والی گھریلو خاتون تھی۔ رحیم یار خان ڈاکٹر محمد مسلم کے مدرسہ میں بستی امانت علی میں استاذ تھے کہ ان کا دوسرا نکاح چوہدری محمد یونس مرحوم کی ہمشیرہ سے ہوا اور مرحوم رحیم یار خان کے ہوکر رہ گئے۔ مرحوم تحریک ختم نبوت کے شیدائی و سپاہی والا وشیدا تھے۔ جب راقم الحروف رحیم یار خان میں مبلغ بن کر گیا تو سلیم فرنیچر ہاؤس والے حاجی محمد سلیم مجلس کے امیر اور لدھیانیہ کے چشم و چراغ مولانا رشید احمد لدھیانویؒ کے مشورہ سے ممبر سازی کے بعد انتخاب ہوا تو حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمٰنؒ امیر، قاری عبدالخالق احرارؒ ناظم اعلیٰ، حافظ محمد الیاسؒ لوہار مارکیٹ ناظم مقرر ہوئے۔ حضرت قاری صاحبؒ سے ملاقات کے لئے حاضری ہوتی تو چوہدری محمد یونس بھی محبت سے پیش آتے، قاری عبدالخالق ایئرپورٹ روڈ پر زمین خرید رہے تھے تو راقم الحروف سے فرمانے لگے کہ ایئرپورٹ روڈ پر زمین خریدنے کا پروگرام ہے۔ خیال ہے کہ زمین اہلیہ محترمہ (ہمشیرہ محمد یونس) کے نام کراؤں۔ راقم الحروف نے مشورہ دیا کہ اہلیہ محترمہ کے بجائے اپنے نام کرائیں لیکن مرحوم نے اس وقت میری رائے کو پرکاہ کے برابر اہمیت نہ دی اور زمین اپنی اہلیہ محترمہ کے نام کرادی۔ اس دوران کچھ اندرون خانہ اختلافات شروع ہوئے تو فرمانے لگے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ مسجد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام وقف کردوں راقم نے عرض کیا کہ مجلس ایک تبلیغی ادارہ ہے۔ جس کا کام ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔ مساجد کا نظم، امام، خطیب، موذن، خادم ان کی نگرانی، محلہ والوں کے ساتھ تو تو میں میں یہ ہمارے بس کی بات نہیں۔ کسی ظالم نے قاری صاحب کو پارہ دے دیا۔ پارہ کے متعلق سنا ہے کہ ”پارہ مے کند پارہ“ چنانچہ پارہ نے قاری صاحب کے جسم کا پارہ پارہ کردیا اور ایک وقت ایسا آیا کہ ان کی چارپائی باہر سڑک پر پھینک دی گئی۔ ان دنوں چوہدری محمد یونس یہ سمجھے کہ میں ان کا مخالف ہوں۔ قاری صاحب کی وفات ہوگئی تو چوہدری محمد یونس راقم سے کنارہ کش رہنے لگے، بلکہ جب میرا نام ان کی مجلس میں آتا تو ان کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ عرصہ دراز کے بعد گزشتہ سے پیوستہ سال ان سے ملاقات ہوئی۔ جنرل اسٹور مسجد سے ملحق بنا رکھا تھا۔ اسٹور پر حاضری ہوئی، بڑے تپاک سے ملے۔ خیر خیریت اور علیک سلیک کا تبادلہ ہوا۔ ختم نبوت کے کاز کے ساتھ جیسا کہ ایک مسلمان کو محبت ہونی چاہئے۔ انہیں بھی محبت تھی، مجلس اور بندہ کے حال احوال معلوم کرتے رہے۔ فیس بک کے ذریعہ معلوم ہوا کہ موصوف ۱۲؍جولائی ۲۰۲۰ء کو وفات پاگئے۔ اسی روز ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ کی امامت کے فرائض مولوی عزیز الرحمٰن نے سرانجام دیئے اور انہیں بستی امانت علی کے قبرستان میں رحمت خداوندی کے سپرد کیا گیا۔ اللہ پاک ان کی حسنات کو قبول فرمائیں۔ سیئات سے درگزر فرمائیں اور اپنے فضل وکرم والا معاملہ فرمائیں۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

تحریک ختم نبوت پر ایک تاریخی دستاویز

نابغہ وعبقری شخصیت کے مالک حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک جری، دلیر اور تہور پیشہ سپہ سالار کی حیثیت حاصل ہے۔ تقریر وتحریر ہو یا مباحثہ ومناظرہ، دونوں میں انہیں لاثانی خداداد ملکہ حاصل ہے۔ مطالعہ وتحقیق اور تصنیف وتالیف ان کے محبوب ومرغوب مشاغل ہیں۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی نئی کتاب ’’تحریک ختم نبوت‘‘ نہایت مبسوط، مدلل، مربوط، جامع اور تحقیقی کتاب ہے۔ ۱۹۳۴ء کی **ختم نبوت کانفرنس قادیان سے دسمبر ۲۰۱۹ء تک** تحریک ختم نبوت جن مراحل سے گزرتی رہی، اس کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ کو جمع کردیا گیا ہے۔ دس ضخیم جلدوں کے ساڑھے چھ ہزار صفحات پر مشتمل قریباً ایک صدی کی عشق ومحبت کی داستان لازوال جو ایمان پرور، جہاد آفریں بھی ہے اور حقائق افروز بھی۔ اس کی ترتیب وتہذیب اور تالیف تدوین بڑی عرق ریزی، دقت نظر اور حسن عقیدت سے کی گئی ہے۔ انداز نگارش ایسا سحر انگیز ہے کہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے جیسے مولانا خود ان تمام حالات وواقعات کے عینی شاہد ہیں۔

یہ کتاب کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لئے ایک دستور العمل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں ایمان پرور واقعات، اکابرین کے ولولہ انگیز خطابات، پس پردہ حقائق، ہوشربا انکشافات، حکمرانوں کی قادیانیت نوازی اور مختلف اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا بھرپور تذکرہ ہے، جس کے مطالعہ سے دلوں میں عقیدت ومحبت کی ایک برقی رو دوڑ جاتی ہے۔ دینی غیرت وحمیت کی ایسی پُرسوز وگداز کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ خون جوش مارتا اور آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں۔ ایسی کیفیات اور احساسات کو جاننے اور سمجھنے کے لئے اس تاریخی کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لئے انمول سوغات اور سدابہار گلدستہ ثابت ہوگی۔ مزید برآں اس اہم موضوع پر ریسرچ کرنے والے اسکالرز اور طالب علموں کے لئے بھی چراغ راہ کا کام کرے گی۔

مکمل سیٹ کی رعایتی قیمت صرف 2500 روپے

facebook amtkn313
WWW.AMTKN.COM
ameer@khatm-e-nubuwwat.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

تحریکِ ختمِ نبوّت

1934ء تا 2019ء

مکمل سیٹ دس جلدیں

ترتیب و تحقیق

شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مکمل سیٹ کی رعائتی قیمت صرف -/2500 روپے ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ، ملتان۔
061-4783486
0303-7396203

نوٹ: ملک بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے یہ سیٹ مل سکتا ہے